Vol. II
No. 11.



Thursday,
2nd September, 1954

HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY DEBATES

Official Report

PART II—PROCEEDINGS OTHER THAN QUESTIONS AND ANSWERS

CONTENTS

Note: - * at the Commencement of the speach denotes confirmation not received.

GOVERNMENT PRESS
HYDERABAD-DN
1955

THE HYDERABAD LEGISLATIVE ASSEMBLY

Thursday, the 2nd September, 1954.

The House met at Half Past Two of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

QUESTIONS AND ANSWERS

(SEE PART I)

Business of the House

شری کے ۔ اننت ریڈی (بالکنڈہ) :— مسٹر اسپیکر سر۔ میں نے ایک شارٹ نوٹس کوئسچن دیا تھا جو ۲۶ تاریخ کو اڈمٹ کیا گیا لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا ۔

Mr. Speaker : The question will be answered tomorrow.

श्री. व्ही. डी. देशपांडे (अिप्पागुडा) :—मैंने हाअुस में ऑनरेबल होम मिनिस्टर साहब से अेक रिक्वेस्ट की थी कि हालिया जो वाकयात हो रहे हैं अुसके सिलसिले में वे अेक स्टेटमेंट हाअुस के सामने दें। में अुमीद करता हूं कि अिसके लिये काफी दिन हो गये हैं। लिहाजा मेरी दरखास्त है कि अिन वाकयात के बारे में हाअुस के सामने अब अेक स्टेटमेंट दिया जाय ।

مسٹر اسپیکر :— ایک نوٹ میرے پاس وصول ہوا ہے ۔

A note on the disturbances at certain places in the State since 15th August, 1954.

یہ ۱۴ صفحہ کا نوٹ ہے اور یہ آفس میں رکھا جائیگا۔

شری کے۔ اننت ریڈی :— اسپیکر سر۔ ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ نوٹ جو پیش ہو ہے اسکی یہاں کیا حیثیت ہوگی۔ کیونکہ عموماً منسٹر صاحب اسٹیٹمنٹ ٹیبل آف دی ہاؤس پر رکھتے ہیں۔ لیکن نوٹ اس طرح آفس میں رکھنے سے کیا مقصد ہوتا ہے یہ غیر واضح ہے۔

مسٹر اسپیکر۔ انہوں نے آفس میں رکھنے کے لئے بھیجا ہے۔

شری کے۔ اننت ریڈی :— اس طرح اسٹیٹمنٹ دینے کی بجائے ایک نوٹ بھجوا دینا معاملہ کی امپارٹنس (Importance) کو گھٹانا ہے ۔

مسٹر اسپیکر :— آپ اس کو اسٹیٹمنٹ کہہ سکتے ہیں۔

شری کے - وی - رام راؤ (چناکنڈور) :— اس سے قبل ایسے موقع پر یہاں اورل اسٹیٹمنٹ (Oral Statement) دیا گیا ہے لیکن اب اس طرح کا عمل کیوں کیا جارہا ہے ؟

مسٹر اسپیکر :— اسٹیٹمنٹ کے بارے میں یہاں جو رولس ہیں ان میں ایسا کوئی پراویژن نہیں ہے - منسٹر صاحب نے جو نوٹ بھیجا ہے اس کو اسٹیٹمنٹ سمجھ سکتے ہیں - میں غور کروں گا کہ اس پر آئندہ کیا کارروائی ہونی چاہئیے -

شری کے - اننت ریڈی :— لیکن ایک مرتبہ آپ نے اپنے انہرنٹ پاورس (Inherent Powers) کے تحت اس طرح اسٹیٹمنٹ دینے کی رولنگ دی تھی -

مسٹر اسپیکر :— لیکن انہرنٹ پاورسے رولس نہیں بنتے - آپ اس نوٹ کو پڑھکر تو دیکھ لیجئیے -

شری اناجی راؤ گوانے (پربھنی) :— مسٹر اسپیکر سر - میں یہ عرض کرونگا کہ آج ہی یہ طئے کردیا جائے کہ یہ اسٹیٹمنٹ کس تاریخ کو ڈسکشن کے لئے لیا جائیگا - عام طورپر پارلیمنٹ میں بھی اس طرح کے اسٹیٹمنٹس دئے جاتے ہیں اور ان پر ڈسکشن ہوتا ہے اور جب ہم پارلیمنٹ ہی کے پروسیجر کو یہاں اڈاپٹ (Adopt) کرتے ہیں تو اس معاملہ میں اسٹیٹمنٹ دینے سے ڈسکشن پر ممانعت کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا -

مسٹر اسپیکر :— میں اس پر غور کررہا ہوں -

*श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—हालिया वाकयात के बारेमें गव्हर्नमेंट की पालिसी के तालुकसे जो बहस हाअुस में अुस दिन हो रही थी अुस वक्त में अपनी तकरीर में यह अर्ज किया था कि हाअुस को कान्फीडन्स (Confidence) में लेना चाहिये और स्टेटमेंट देने के बाद हाअुस में डिसकशन भी होना चाहिये । जिस तरह से पहले डिसकशन हुवा, और बहुत संजीदा और कन्स्ट्रक्टिव्ह (Constructive) तरीके से हम लोगोंने डिसकशन किया अुसी तरह हम चाहते हैं अगर ढाअी से आठ बजे तक हमें बहस करने का मौका मिले तो हम डिसकस कर सकते हैं और जो हालात पैदा हो गये हैं अुनको ठीक करनेके लिये क्या कदम अुठाये जासकते हैं अिसकेबारे में भी हाअुस के तमाम आनरेबल मेंबर्स सोंच सकते हैं। अगर आजनहीं हो सकता तो कल अिसके लिये पूरा दिन भी दिया जाय तो नामुनासिब नहीं होगा, अैसा में समझता हूं। अगर हुकूमत को विश्वास हो तो अुसपर डिसकशन करने के लिये नहीं हिचकिचाना चाहिये, क्योंकि यह मसला अैसा है कि अव्वाम और अुसके नुमाअिंदों को कान्फिडन्स में लेकर ही अैसे हालात पर काबू पाया जा सकता है। अिससे कोअी मुजिर असर न होगा बल्कि डिसकशन से अच्छे नतायज निकलेंगे और मुत्तहिदा तौर पर तमाम लोग अिस मसले के बारे में कोऑपरेशन (Co-operation) कर सकते हैं और हालात पर काबू पा सकते हैं। अिसलिये मेरी दरखास्त है कि आप डिसकशन के लिये वक्त मुहीया करें।

مسٹر اسپیکر :— جو نوٹ آیا ہے اوس کو جب تک آنریبل ممبرس پورے طور پر نہ پڑھ لیں اوس وقت تک کانی ڈسکشن نہیں ہوسکے گا - اس لئے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ اوس کے کاپیز (Copies) آنریبل ممبرس کو مل چکے ہیں یا نہیں -

श्री. व्ही. डी. देशपांडे :—तो कापीज हम को आज दी जायें और कल डिसकशन हो जाये।

مسٹر اسپیکر:— اگر ٹائم دیا جاسکتا ہےتو دیا جائیگا۔

श्री. गोपिडी गंगा रेड्डी (निर्मल–आम) :—क्या असका तर्जुमा कर के दिया जायेगा ?

مسٹر اسپیکر:— ترجمہ کرکےنہیں دیا جاسکےگا ۔ آپ کا خیال یہ ہے کہ دیربھی ہو اور ترجمہ بھی ملے، یہ ممکن نہیں ہے ۔

L. A. Bill No. XXVIII of 1954, the Hyderabad Public Libraries Bill, 1954

The Minister for Local Govt. and Education (Shri Gopalrao Ekbote) : Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce :

L. A. Bill No. XXVIII of 1954, the Hyderabad Public Libraries Bill, 1954.

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L. A. Bill No. XXIX of 1954, the Hyderabad Co-operative Societies Amendment Bill, 1954

The Deputy Minister for Public Health, Medical and Rural Reconstruction (Shri Bhagwanthrao Gadhe) : Mr. Speaker, Sir, I beg to introduce :

"L.A. Bill No. XXIX of 1954, the Hyderabad Co-operative Societies (Amendment) Bill, 1954."

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L. A. Bill No. XXX of 1954, the Hyderabad Cinema Show Tax (Amendment) Bill, 1954

The Deputy Minister for Commerce and Industries (Shri Virupakshappa) : Sir, I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XXX of 1954, the Hyderabad Cinema Shows Tax (Amendment) Bill, 1954."

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L. A. Bill No. XXXI of 1954, the Hyderabad Land Revenue Amendment Bill, 1954

The Minister for Excise, Forests and Revenue (Shri K.V. Ranga Reddy) : Sir, I beg to introduce :

"L. A. Bill No. XXXI of 1954, the Hyderabad Land Revenue (Amendment) Bill, 1954."

Mr. Speaker : The bill is introduced.

L.A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill, 1954

Mr. Speaker: Let us now proceed to clause-by-clause reading of L.A. Bill No. XVIII of 1954, the Hyderabad Abolition of Inams Bill. I think, discussion on clause 8 was going on the previous day.

Clause 8

* شری ایل - این - ریڈی (وردھنا پیٹھ) :- مسٹر اسپیکر سر - کلاز ۸ پر جو ترمیم پیش ہوئی ہے اوس پر بحث ہورہی تھی - میں اپنا یہ خیال ظاہر کررہا تھا کہ انعامدار کو اس کے ذاتی قبضہ میں زمین ہونے کی جو شرط عائد کی گئی ہے وہ نہیں رہنی چاہیئے - بلکہ اوس کے قبضہ میں پہلے سے کس قدر اراضیات پٹہ ہیں اگر وہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے کم ہیں تو ایسی صورت میں انعامی اراضیات سے اس کا تکملہ کیا جائے - یہ نہ دیکھا جائے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ میں سے تین فیملی ہولڈنگ اوس کے قبضہ میں ہیں تو تکملہ کے لئیے مزید ڈیڑھ فیملی ہولڈنگ انعامی اراضی میں سے پٹہ دیا جائے یہ نہونا چاہیئیے - اس لئیے کہ ہمارے اس بل کی رو سے یا قانون لگانداری کے اعتبار سے ذاتی زراعت کے لئیے تین فیملی ہولڈنگ سے زیادہ حاصل نہیں کرسکتے - ایسی صورت میں جس شخص کے قبضہ میں بصورت موجودہ تین فیملی ہولڈنگ ہیں اوس کو مزید ڈیڑھ فیملی ہولڈنگ قولدار یا دیگر اشخاص سے لیکر دینے کی ضرورت نہیں ہے - اگر ایسا کیا جائے تو کوئی معنی خیز بات نہیں ہوگی - اگر مزید ڈیڑھ فیملی ہولڈنگ دلائیں بھی تو کیا وہ خود کاشت کے لئیے لے سکتا ہے - نہیں لے سکتا بلکہ وہ قولدار قرار دیا جائیگا اور وہ قول کا منافع حاصل کریگا - ہم قولداری سسٹم کو مسدود کرنا چاہتے ہیں - ایسی صورت میں یہی بہتر تھا کہ تین فیملی ہولڈنگ اراضی جس کے قبضہ میں ہے ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کے تکملہ کے لئیے دیگر قابضین یا قولداروں سے لیکر انعامدار کے نام پٹہ نہ کیا جائے - اس بارے میں اپوزیشن کی جانب سے امنڈمنٹس پیش کئیے گئیے ہیں - اون امنڈمنٹس پر آنریبل موور غور کرکے منظور کریں - اگر ایسا نہ کریں تو ایسے لوگ قولدار قرار پائینگے جو اس بل کے مقصد سے خارج ہوں گے - اس لئیے میں عرض کروں گا کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کے تکملہ کے لئیے جو زمین پٹے پر دیا جانا اس بل میں رکھا گیا ہے وہ غیرضروری ہے اس لئیے اس امنڈمنٹ کو منظور کرکے اوس کو اومٹ (Omit) کیا جائے -

اس کے بعد میں ایک اور چیز آنریبل موور کی توجہ میں لانا چاہتا ہوں وہ کہ ۱۰ - جون سنہ ۱۹۵۰ ع کے بعد اگر کوئی انعامی اراضی کو خرید کئیے ہیں یا دوامی قول حاصل کئیے ہیں تو ویسے لوگوں کو دوامی قولدار نہ قرار دیکر نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹس (Non-protected tenants) قرار دیا گیا ہے - ایسے لوگ جو زیربار ہوکر سیکڑوں ہزاروں روپیہ ادا کرکے دوامی قول حاصل کئیے ہیں اون کو نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ قرار دیا جارہا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کو خشکی ہوتو (۶۰) ٹائم اور تری ہوتو

۲۰ ٹائیمس زیادہ دینا پڑیگا ۔ ہم کو حکومت کی جانب سے ایسے اعداد و شمار بھی نہیں ملے ہیں کہ ریاست میں نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کی تعداد کیا ہے اور پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کی تعداد کیا ہے ۔ صرف اصولی چیزوں پر ہم بحث کررہے ہیں ۔ قولدار طبقے پر اس کا کیا اثر ہوگا ہمیں اس کا علم نہیں ہے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ریٹ (Rate) جو مقرر کئیے گئے ہیں چونکہ وہ زیادہ ہیں اس لئے جن لوگوں نے دوامی قول حاصل کیا ہے اون پر زیادہ بار پڑیگا اور سختی ہوگی ۔ کیونکہ ان کو ملٹی پل (Multiple) زر معاوضہ ادا کرنے والے ہیں ۔ ۲۰ فیصد گورنمنٹ لیگی اور ۷۰ فیصد اون کو دیگی ۔ جہاں کہیں قولدار کو انعامدار اراضی فروخت کئیے ہیں اُن کو اب تسلیم کرنے کا کوئی موقع نہیں ہے ۔ اس کو قبول کرنے یا نہ کرنے پر گورنمنٹ کو کوئی دخل نہیں ہے ۔ کیونکہ ان کا کافی روپیہ خرچ ہوگیا اور وہ انعامداروں کو مل گیا ۔ دیہاتی حالات سے واقفیت رکھنے والے ہر شخص کو اس معاملہ میں غور کرنا چاہیئے تاکہ ان پر بیجا سختی نہونے پائے ۔ اور برے اثرات ان پر نہ مترتب ہوں ۔ اس کلاز میں ایسے معاہدات کو جو انعامدار اور دوامی قولدار کے مابین ہوئے ہوں تسلیم کرنا چاہئیے ۔ اس بارے میں اس خیال کی ضرورت نہیں ہے کہ فرضی معاہدات آئینگے ۔ اس لئے میں کہوں گا کہ ملٹی پل کو گھٹانا چاہیئے تاکہ ایسے لوگوں کو کم سے کم معاوضہ دینا پڑے جو کافی معاوضہ ادا کرکے زمینات لئے ہیں ۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں اسنڈمنٹ کی تائید کرتے ہوئے آنریبل سوو آف دی بل سے خواہش کروں گا کہ وہ اس اسنڈمنٹ کو قبول کریں ۔

شری سی ایچ ۔ وینکٹ رام راؤ (کریم نگر) :- میرا ایک چھوٹا سا اسنڈمنٹ کلاز نمبر (۸) کے سب کلاز ۲ کو اومٹ کرنے کے لئے ہے ۔ اس سے پہلے ایک آنریبل ممبر نے صاف الفاظ میں کمپنسیشن (Compensation) اور دیگر امور سے متعلق جو کلاز ۸ سے تعلق رکھتے ہیں کافی روشنی ڈالی ہے ۔ کامپنسیشن کے نام سے قابض قدیم پروٹکٹیڈ ٹیننٹ و نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ سے لیکر انعامدار تک کافی رقم دلانیکی کوشش کی جارہی ہے ۔ میں اسکی واجبیت کو سمجھنے سے قاصر ہوں ۔ ایسی ہی کوشش لگانداری کے قانون میں تسلیم نہیں کی گئی ہے ۔ لیکن یہاں تسلیم کیا جارہا ہے ۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کمپنسیشن کن کی جیب میں جائیگا ۔ بڑے بڑے لینڈ لارڈ یا ایسے دلال اوس سے استفادہ کریں گے جو زمین پر قبضہ نہیں رکھتے ہیں ۔ ایسے لوگ فائدہ اٹھائینگے جن کی حیثیت انعامدار کی نہیں ہے بلکہ بیچ میں رہکر زمینات کی لیوا دیوی کرتے ہیں اب انکی حیثیت پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کی ہے نہ کچھ اور ۔ ایسے لوگوں کو بھی یہاں کمپنسیشن کئی جگہ مل سکتا ہے ۔

کلاز ۱۳ میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک ایسے نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹس کے حقوق ہیں اس کے بعد پھر ان کو یہاں بھی دینے کی ضرورت کیوں محسوس کی جارہی ہے ۔ میں مثال کے طور پر بتاؤں گا کہ ویملواڑہ کے دیشائی کے کریم نگر ضلع میں کئی ایسے دلال ہیں جو ان سے استفادہ کرتے ہیں ۔ ایسی صورت میں وہ پورے

لوگ کامپنسیشن کے لئیے اٹھ کھڑے ہوں گے - جب صاف طور پر کلاز ۳ ا میں بتایا گیا ھے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ ان کو دیجاسکتی ھے تو پھر اس کے بعد کامپنسیشن کی ضرورت کیا ھے - جہاں کامپنسیشن دینا لازم ھےغریب غربا کو ایسے مواقع دئے جاتے مگر یہاں تو جو کوئی دلال کے طور پر آتا ھے اس کو بھی کامپنسیشن دینے کی کوشش کی گئی ھے - اس لئے میں کہوں گا کہ سب کلاز ۲ کو اوسٹ کیا جائے تا کہ دلالوں کو فائدہ نہو اتنا کہتے ہوئے میں اپنی تقریر ختم کرتا ہوں -

Shri Devisingh Chauhan (Ausa): Mr. Speaker, Sir, I rise to express my opposition to the first amendment moved by............

مسٹر اسپیکر:- اگر آنریبل ممبر ھندی میں کہیں تو مناسب ہوگا -

श्री. देवीसिंग चौहान:—स्पीकर सर, क्लॉज ८ में अेक अमेंडमेंट अभी मूव्ह की गयी है। जो शब्द बढ़ाने के लिये तरमीम लायी गयी है मैं अुसकी मुख़ालिफत करता हूं। अुसकी वजह यह है की हमने जो बिल लाया है और अुनमें जो प्रॉविजन्स रखे हैं, अुनमें यह तरमीम बिलकुल बैठती नहीं है। जो दफा ८ रखा गया है वह नॉन प्रोटेक्टेड टेनंट के बारे में रखा गया है। नॉन प्रोटेक्टेड टेनंट की तारीफ में अितनाही बताया गया है कि वह परमनंट टेनंट न हो और प्रोटेक्टेड टेनंट भी न हो। वही नॉन प्रोटेक्टेड टेनंट है। दफा ८ नॉन प्रोटक्टेड टेनंट के बारेमे बिलकुल साफ है, और दूसरे किसी अॅक्ट का अिससे तालुक नहीं आता है। अिसमें दफा ३७ टेनन्सी अॅक्ट का हवाला देने का क्या मंशा है वह वाजे नहीं हुवा है। लेकिन जो अमेंडमेंट यहां पर लाया गया है वह यहां पर बराबर बैठता नहीं है, और यदि जिस तरह से अिसे लाया गया है अुसको वैसे ही माना जाय तो अेक बॅड ड्राफटिंग (Bad drafting) हो जायेगा। अिस लिये यह तरमीम यहां नहीं रखनी चाहिये। अगर यह तरमीम रखी गयी तो वह अेक अैसी तरमीम होगी जिसका अिस कानून से कोअी वास्ता नहीं होगा। अिसमें प्रोटेक्टेड टेनंट या नॉन प्रोटेक्टेड टेनंट का कोअी सवाल नहीं आता। अिस लिये यह अमेंडमेंट गैरजरूरी है, अिसे वापस लिया जाय तो मुनासिब होगा।

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— دفعہ (۸) میں غیر محفوظ قولداروں کے متعلق دفعہ (۳۷) قانون ٹیننسی کا جو حوالہ دیا گیا ھے وہ اس وجہ سے دیا گیا ھے کہ ٹیننسی قانون کی رو سے مختلف صورتوں میں غیر محفوظ قولدار ہوسکتے ہیں - غیر محفوظ قولدار وہ ہیں جو محفوظ قولدار کی تعریف میں نہیں آسکتے - بعض محفوظ قولدار ایسے ہیں جو بے دخل ہونے کے بعد ایک سال کے اندر درخواست نہ دیں تو وہ غیر محفوظ قولدار ہوجائیں گے - اس قسم کی اور بھی بعض اشکال قانون ٹیننسی میں بتائی گئی ہیں - اس لئے اون تمام غیر محفوظ قولداروں پر یہ دفعہ حاوی ھے کی خاطر دفعہ (۳۷) قانون ٹیننسی کا حوالہ اس دفعہ میں دیا گیا ھے - اگر ایسا نہ کیا جاتا تو قانون ٹیننسی کے تحت جتنے محفوظ قولداروں کے اشکال ہیں اون سب کو یہاں نقل کرنے کی ضرورت ہوتی - اس وجہ سے قانون ٹیننسی کی رو سے جو کوئی بھی غیر محفوظ قولدار ہو سکتا ھے ان تمام پر یہ دفعہ حاوی رہیگا اور یہی صحیح طریقہ قانون کے وضع کرنے کا ھے - اس لئے غلط فہمی کا کوئی امکان نہیں ہے

اگر اون سب اشکال کو یہاں نقل کیا جاتا تو ممکن ہے کہ بعض صورتیں متروک ہوجائیں۔ اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ دفعہ بجنسہ منظور ہونا چاہئے۔ ایک ترمیم یہ بھی پیش ہوئی ہے کہ سطور (۳) اور (۴) ضمن (۱) میں سے الفاظ "تحت سکشن (۴) تخصیص کے بعد بچے ہوئے ہوں،، ۔ خارج کئے جائیں ۔

یہ بحث اس وجہ سے یہاں پیش نہیں ہوسکتی کہ ہم نے دفعہ ۴ - ۵ - ٦ اور ۷ ان چاروں دفعات میں اس کو منظور کرلیا ہے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک جو زمین ذاتی کاشت میں ہے اوس کو انعامدار کے حق میں پٹہ کرنا چاہئے ۔ اس چیز کو تسلیم کرنے کے بعد اس سکشن میں "تحت سکشن (۴) تخصیص کے بعد بچے ہوئے ہوں،، کے جو الفاظ رکھے گئے ہیں اون کا رہنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر وہ الفاظ نہ رکھے جائیں تو مطلب پورا نہیں ہوسکتا ۔ اس لئے اس ترمیم کو میں قبول نہیں کرسکتا ۔

ایک ترمیم ضمن (۱) کی سطر (٦) میں یہ پیش ہوئی ہے کہ الفاظ " اور ذاتی کاشت کرتا ہو،، کو حذف کیا جائے ۔ یہ ترمیم بھی اس وجہ سے غلط ہوجاتی ہے کہ دفعات ۴ - ۵ - ٦ اور ۷ میں ہم نے یہ تسلیم کرلیا ہے کہ ذاتی کاشت کی زمین ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک دی جائے ۔ خواہ قولدار کو ہو یا انعامدار کو ۔ اگر اس حد تک اراضی انعامدار کے قبضہ میں نہیں ہے تو قولدار سے لیکر اوس کی تکمیل کی جائے گی ۔ چونکہ ذاتی کاشت سے تکمیل کرنے کو ہم نے قبول کرلیا ہے اس لئے "ذاتی کاشت،، کے الفاظ کو نکالنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔ اس لئے یہ ترمیم بھی نامنظور ہونی چاہئے ۔

ایک ترمیم یہ بھی پیش ہوئی ہے کہ شرط ضمن (۱) کو حذف کیا جائے ۔ چونکہ میں نے خود اس شرط کو حذف کرنے کے لئے ترمیم پیش کی ہے اس لئے وہ شرط حذف ہو جائے گی ۔ آپ بھی اس کو حذف کرنا چاہتے ہیں ، میں بھی حذف کرنا چاہتا ہوں ۔ ایک اور ترمیم ضمن (۲) کو حذف کرنے کے متعلق پیش ہوئی ہے۔ یہ ترمیم قبول نہیں کی جا سکتی ۔ اس وجہ سے کہ قولدار کو ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ پٹہ کرنے کے بعد جو اراضی فاضل رہتی ہے اوس کا معاوضہ دلانے کے متعلق ہم نے اس ضمن (۲) میں گنجائش رکھی ہے۔ اور ہم نے اس کے متعلق پہلے طے کرلیا ہے کہ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک پٹہ کیا جائے گا ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قولدار سے بلا معاوضہ فاضل اراضی لینے کا حق پیدا ہو جائے گا۔ چونکہ فاضل اراضی بھی جائداد میں داخل ہے اس لئے اوس کا معاوضہ دینا لازمی ہے۔ اس میں قولدار کا ہی فائدہ ہے۔ اس لئے میں یہ ترمیم بھی قبول نہیں کرتا اوس کے بعد ایک اور ترمیم میں بتایا گیا ہے کہ

سطر (۳) ضمن (۳) میں "ساتھ،، دو مرتبہ آتا ہے۔

اس سلسلہ میں میں یہ کہوں گا یہاں ''ساٹھ'' کا جو دو مرتبہ آنا بیان کیا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے - میرے پاس جو مسودہ قانون ہے اوس میں ایک ہی مرتبہ ہے - ممکن ہے طباعت کی غلطی ہو - میں نے خود اس میں ایک ترمیم پیش کی ہے جس کی رو سے آپ کی امنڈمنٹ کی ضرورت باقی نہیں رہتی -

اس کے بعد ایک اور ترمیم ہے

سطور (۳) اور (۴) ضمن (۳) میں بجائے '' زر مالگزاری کا ساٹھ گنا یا زمین کی بازاری قیمت کے ساٹھ فی صد جو بھی کم ہو '' کے '' زر مالگزاری کا بیس گنا'' رکھو -

اس کے متعلق میں نے خود ایک ترمیم یہ پیش کی ہے کہ الفاظ'' یا زمین کی بازاری قیمت کا (۶۰) فی صد - جو بھی کم ہو''

حذف کئے جائیں ....

شری بی - ڈی - دیشمکھ (بھوکردن - عام) :- مسٹر اسپیکر سر - آنریبل ممبر انچارج آف دی بل جس امنڈمنٹ کے متعلق کہہ رہے ہیں وہ ہمارے سامنے نہیں ہے اور نہ وہ موو ہوئی ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- اس کو میں نے پیش کردیا تھا -

شری بی - ڈی - دیشمکھ :- ممکن ہے اسپیکر صاحب کے پاس پیش کی گئی ہو لیکن ہاؤس میں وہ پیش نہیں کی گئی - اس واسطے وہ کانسیکونشل امنڈمنٹ (Consequential amendment) کے طور پر نہیں آسکتی -

* श्री. देवीसिंग चौहान :—दफे ६ और ७ में भी अिस तरह की अमेंडमेंड पेश कीगअी थी और यह रूलिंग दी गअी थी कि वह कान्सिक्वेनशियल है। अुसी तरह दफे ८ की भी यह अेक कॉन्सिक्वेनशियल अमेंडमेंट पेश कीगअी है और वह यहां रखी गअी है।

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- میں نے مطبوعہ کاپیاں سب میں تقسیم کروا دی ہیں - البتہ جو امنڈمنٹ بعد میں دی گئی ہے وہ دوسری ہے - اس لئے اوس امنڈمنٹ کی بھی ضرورت نہیں رہتی - اوس کے بعد ضمن (۱) کی شرط میں سطر (۲) کے الفاظ ''یا بعد'' کو حذف کرنے کی ترمیم پیش ہوئی ہے - چونکہ خود اس ضمن کو حذف کرنے کے لئے میں نے ترمیم پیش کی ہے اس لئے اس کی بناء پر اس ترمیم کی بھی ضرورت نہیں رہتی - ایک اور ترمیم ضمن (۲) کو حذف کرنے سے متعلق پیش ہوئی ہے - میں نے اس سے پہلے کہا ہے کہ اس ضمن کو حذف کرنے سے قولداروں کو جو معاوضہ ملتا ہے وہ نہ مل سکے گا - اس لئے اس ضمن کے رہنے کی ضرورت ہے - اس طرح اپوزیشن پارٹی کی جانب سے جو ترمیمات پیش کی گئی ہیں وہ ختم ہو جاتی ہیں -

اس کے بعد اب خود میری ترمیمات رہتی ہیں - میں نے ایک ترمیم تو یہ پیش کی ہے کہ سطر (۲) ضمن (۱) میں الفاظ ''مرکوز ہونے کی تاریخ'' کے بعد ,, تابع دفعہ

۴۷ حیدرآباد ٹیننسی اینڈ اگریکلچرل لینڈس ایکٹ بابتہ سنہ ۱۹۵۰ع،، درج کئے جائیں۔ دوسری ترمیم یہ ہے کہ ضمن (۱) کی شرط کو حذف کرو۔ اس ضمن کو حذف کرنے کے لئے بہت سی ترمیمات پیش ہوئی ہیں اس لئے یہ حذف ہوجائے گا۔ آنریبل ممبر شری دیوی سنگھ چوہان اس سلسلہ میں صراحت چاہتے ہیں۔ اس کے متعلق میں نے پہلے بھی صراحت کردی ہے اور اب بھی کرتا ہوں کہ ٹیننسی ایکٹ کے تحت غیر محفوظ قولداروں کی مختلف صورتیں ہیں۔ ہم نے اون مختلف صورتوں کو نقل کرنے کی بجائے خود اوس دفعہ کا ہی حوالہ دیا ہے جس کے تحت غیر محفوظ قولداروں کی مختلف صورتیں بیان ہوئی ہیں۔ میری اور ایک ترمیم یہ ہے۔ سطور (۳) اور (۴) ضمن (۳) میں الفاظ ” یا زمین کی بازاری قیمت کے ۶۰ فی صد جو بھی کم ہو،، حذف کئے جائیں۔ اس کے پہلے دوسرے دفعات یعنی دفعات ۶ اور ۷ کے سلسلہ میں میں نے کہا ہے کہ بازاری قیمت کی شرط رکھنے سے مقدمہ بازی میں اضافہ ہو جائےگا۔ اور ہر جگہ یہ دیکھنا ضروری ہو جائےگا کہ زمین کی بازاری قیمت کا ساٹھ فی صد اور زر مالگزاری کا (۶۰) گنا۔ ان دونوں میں سے کس کی مقدار کم ہے۔ اس چیز کو روکنے کے لئے میں نے یہ ترمیم پیش کی ہے۔ اوس کے بعد سب کلاز (۳) میں الفاظ (۶۰) گنا زر مالگزاری کے بعد ” خشکی اراضیات کے لئے اور (۲۰) گنا اراضیات تری کے لئے ،، اضافہ کئے جائیں۔ یہ ترمیم میں نے پیش کی ہے۔ پہلے اراضیات خشکی اور تری میں امتیاز کئے بغیر ” ۶۰ گنا،، رکھا گیا تھا۔ اس کی وجہ سے اس کی قیمت بازاری قیمت سے بڑھ جاتی تھی۔ تری اور خشکی کا امتیاز سہواً متروک ہوگیا تھا۔ اس لئے میں نے اس ترمیم کے ذریعہ تری اراضیات کے لئے (۲۰) گنا رکھا ہے۔ گویا تری اور خشکی کے لئے علحدہ علحدہ مقدار مقرر ہو جاتی ہے۔ اس سے قولدار کو یقیناً فائدہ ہوگا۔ اس واسطے میں گزارش کرونگا کہ میں نے جو ترمیمات پیش کی ہیں وہ منظور ہونی چاہئیں اور جو دیگر ترمیمات پیش کی گئی ہیں اون کی ضرورت باقی نہیں رہتی اس لئے وہ نامنظور ہونی چاہئیں۔ اگر یہ ترمیمات بھی منظور کرلی جائیں تو وہ پہلے کے منظورہ دفعات کے خلاف ہو جاتی ہیں۔

Mr. Speaker : The question is :

"That in lines 3 and 4 of sub-clause (1), omit : 'as may be left over after the allotment under section 4'."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That in line 6 of sub-clause (1), omit : 'and cultivates personally'."

The motion was negatived.

Shri Devisingh Chauhan : The amendment standing in the name of Shri Katta Ram Reddv and myself has already

been accepted by the Member-in-charge of the Bill.

Mr. Speaker : So, it need not be put to vote. I shall put the next amendment to vote. The question is :

"Omit sub-clause (2)".

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That in lines 3 and 4 of sub-clause (3), for "sixty times the land revenue or sixty per cent of the market value of the land whichever is less", substitute, "five times the land revenue for wet lands and twenty times the land revenue for dry lands".

The motion was negatived.

Shri Udhav Rao Patel (Osmanabad-General) : I beg leave of the House to withdraw my amendment.

The amendment was, by leave of the House, withdrawn.

Mr. Speaker : The question is :

"(*a*) That in line 2 of sub-clause (1), between "vesting" and "be", insert "subject to section 37 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950".

(*b*) Omit the proviso to sub-clause (1).

(*c*) In lines 3 and 4 of sub-clause (3), omit : "or sixty per cent of the market value of the land, whichever is less".

The motion was adopted.

Shri Devisingh Chauhan : There is another amendment moved by the hon. Minister-in-Charge of the Bill. Sir. It is not included in the cyclostyled list. It reads thus.

"That in line 3 of sub-clause (3), after the words "land revenue" add the following words "in case of dry lands and 20 times the land revenue in case of wet lands".

Mr. Speaker : The question is :

"That in line 3 of sub-clause (3), after the words "land revenue" add the following words "in case of dry lands and 20 times the land revenue in case of wet lands",

The motion was adopted.

Mr. Speaker : The question is :

"That clause 8 as amended stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 8 as amended was added to the Bill.

Clause 9

Mr. Speaker : The question is :

" That clause 9 stand part of the Bill ".

The motion was adopted.

Clause 9 was added to the Bill.

Clause 10

Shri K. Venkat Rama Rao : I beg to move :

" That in line 3, between "tenant" and "or" insert : " whether any certificate to this effect has been issued or not".

Mr. Speaker : Amendment moved.

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ :— مسٹر اسپیکر سر۔ دفعہ ۱۰ کے ذریعہ تعلقداروں کو یہ اختیار دیا جارہا ہے کہ ہر شخص جو دعوی کرتا ہے کہ میں دواسی حقدار یا محفوظ قولدار ہوں یا غیر محفوظ قولدار ہوں یا قابض قدیم ہوں تو ایسے جتنے بھی دعوے پیش ہوں گے ان کا تصفیہ کلکٹر کریگا۔ لیکن جب ہم اس دفعہ کو پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کلکٹر کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ جب کوئی شخص دعوی کرتا ہے تو دیکھے کہ آیا وہ محفوظ قولدار ہے یا غیر محفوظ قولدار۔ اسکی تاریخ یا اصلیت کیا ہے۔ ان تمام چیزوں کا کلکٹر کو اختیار دیا گیا ہے عملا یہ ہوگا کہ ایک شخص یہ کہکرآتا ہے کہ میں محفوظ قولدار ہوں اور جب وہ ایسا کہتا ہے تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس کو محفوظ قولداری کا سرٹیفیکیٹ کیسے ملا۔ آیا وہ جبراً حاصل کیا ہے یا وہ خلاف قانون حاصل کیا باوجود اس کے کہ اس کے قبضہ میں زمین نہیں ہے۔ یعنی جملہ امور جو قانون ٹیننسی کے تحت ہیں وہ تمام اس سے متعلق کئے جائیں گے۔ لیکن یہاں اس کا لحاظ نہیں کیا گیا کہ ایسے کئی قولدار ہیں جن کے نام پر محفوظ قولداری کے سرٹیفیکیٹ جاری نہیں ہوئے ہیں۔ لہذا اس دفعہ کو موجودہ حالات میں رکھنے سے اس کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ سرٹیفیکیٹ کے جواز یا عدم جواز پر جو اعتراض کیا جاتا ہے وہ انعامدار کی جانب سے

بھی ہوسکے گا - اس کے معنی یہ ہوں گے کہ محفوظ قولداروں کے سلسلہ میں جن کے لئے کوئی سرٹیفیکیٹ جاری نہیں کیا گیا ہے وہ اپنے حقوق کے لئے دعوی نہیں کرسکتے اور ایسے اشخاص جن کے نام پر سرٹیفیکیٹ جاری ہوئے ہیں وہ اپنے حقوق کا استقرار کراسکتے ہیں - اس وجہ سے میں اپنے اسنڈمنٹ کے ذریعہ یہ سوچنا دینا چاھتا ہوں کہ ایسے محفوظ لگاندار جن کے نام سرٹیفیکیٹس جاری نہیں ہوئے ہیں ان کے نام سرٹیفیکیٹس جاری کئے جائیں تا کہ اس قانون کے تحت جو بھی نفع نقصان آئندہ ہونے والا ہے اس سے وہ بھی فائدہ اٹھاسکیں - یہ میرے اسنڈمنٹ کا مطلب ہے اور یہ بالکل صاف سیدھا اسنڈمنٹ ہے میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب اس کو قبول فرمائینگے -

[*Mr. Deputy Speaker in the Chair*]

* شری کے - وی - رنگاریڈی :— اسپیکر سر - اگر آنریبل ممبر اس قانون میں پہلے ہی جہاں محفوظ قولدار کا لفظ آتا ہے وہاں یہ ترمیم پیش کرتے تو میں بڑی خوشی سے اس کو قبول کرلیتا حالانکہ اس کو قبول کرنے سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ قانون ٹیننسی میں جو محفوظ قولدار کی تعریف ہے اس میں سرٹیفیکیٹ کا لزوم نہیں ہے - لیکن اس کے محفوظ قولدار ثابت ہونے کی صورت میں سرٹیفیکیٹ دینے کا قاعدہ بتایا گیا ہے - اس وجہ سے جب بھی ضرورت ہو سرٹیفیکیٹ دیا جاسکتا ہے - لیکن سرٹیفیکیٹ نہیں ہے تو وہ محفوظ قولدار نہیں سمجھا جائیگا ایسا نہیں ہے - اگر ایسا ہوتا تو میں اس ترمیم کو ضرور تسلیم کرتا - لیکن جب میں اسکی ضرورت نہیں سمجھتا یعنی اس لفظ کو قبول کرنے سے کوئی نقصان نہیں سمجھتا تو اس کے باوجود کیوں انکار کررھا ہوں اسکی وجہ بتلاتا ہوں - یہ لفظ اس سے پہلے کئی دفعات میں آچکا ہے - محفوظ قولدار سے کیا پریمیم لیا جائیگا اور اسکو کیا حقوق دیئے جائینگے یہ ذکر آچکا ہے - محفوظ قولداری کا سرٹیفیکیٹ دیا گیا ہے یا نہیں یہ دیکھا جائے تو اس کو بجائے فائدہ پہنچنے کے نقصان ہوگا کیونکہ اس دفعہ میں ہم یہ بیان کرچکے ہیں کہ محفوظ قولدار کو خواہ سرٹیفکیٹ ملا ہو یا نہ ملا ہو اسے کیا فائدہ ملے گا - اگر ایک جگہ صراحت کریں اور دوسری جگہ انکار کریں تو سرٹیفکیٹ کا لزوم عائد ہوتا ہے - اس لئے یہاں یہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے کہ محفوظ قولداری کا سرٹیفکیٹ اس کو ملا یا نہیں - یہاں محفوظ قولدار سے مراد وہ شخص ہے جو محفوظ قولداری کی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے - اس لئے اگر آپ اس پر مکرر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ یہاں یہ لفظ رکھنے سے محفوظ قولدار کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا -

شری کے - اننت ریڈی :— یہاں پروٹکٹڈ ٹیننٹ ادعا کے ساتھ کہا جاتا ہے - یہاں یہ ہے (Enquiry by Collector in certain cases) جہاں یہ معلوم ہو کہ وہ نان پروٹکٹڈ ٹیننٹ ہے یا پروٹکٹڈ ٹیننٹ ہے تو اس کے متعلق کلکٹر کیا کریگا - کیا اس کے پاس سرٹیفیکیٹ نہ بھی ہو تو وہ ادعا ہوگا -

شری کے - وی - رام راؤ :— اسپرٹ سے تو منسٹر صاحب کو اختلاف نہیں ہے - تحقیقات دفعہ (۱۰) کے تحت ہی ہوتی ہے - دوسرے مقامات پر لانے سے کوئی نقصان

ہونے والا نہیں ہے ۔ تحقیقات کا تو یہ ایک ہی دفعہ ہے دوسرے دفعات حقوق کا تعین کرتے ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— دفعہ (۷) میں بھی تو تحقیقات کے الفاظ ہیں . . .

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ :— لیکن دفعہ (۷) حقوق کا تعین کرنے والا ہے ۔ ضابطہ معین کرنے والا دفعہ نہیں ہے ۔ ضابطہ معین کرنے والا دفعہ (۱۰) ہی ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— پھر بھی میرا وہی جواب ہے ۔ دفعہ (۷) میں بھی استحقاق کے لئے تحقیقات کا لفظ استعمال ہوا ہے ۔ محفوظ قولدار اگر اپنے نام ساڑھے چار گنا پٹہ کرانا چاھتا ہے تو اس کے نام سرٹیفیکیٹ ہے یا نہیں یہ بتلانا پڑیگا ۔ اگر وھاں صراحت کر کے یہاں ساکت رکھیں تو یہی مطلب ہوگا کہ ایسا محفوظ قولدار جس کے پاس سرٹیفیکیٹ لگانداری موجود ہو وہی آئیگا ۔ دفعہ (۷) میں صراحت نہ کرنے سے محفوظ قولدار میں سرٹیفیکیٹ رکھنے والا نہ رکھنے والا دونوں داخل ہیں ۔ جب ہم نے محفوظ قولدار اس معنی میں استعمال کیا ہے کہ اس کے پاس سرٹیفیکیٹ ہو یا نہ ہو تو اس سے گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ۔ قانون ٹیننسی کی رو سے محفوظ قولدار کے پاس سرٹیفیکیٹ ہونا ضروری نہیں ہے ۔ محفوظ قولدار بننے کے بعد اس کو سرٹیفیکیٹ اس لئے دیا جاتا ہے کہ اس کی محفوظ قولداری اوس سے ثابت ہو ۔ وہ جزو لازمی نہیں ہے ۔ اس کا اس کے حقوق پر کوئی اثر نہیں پڑتا ۔ دفعہ (۷) میں پٹہ دار کے حقوق ہیں ۔ یہاں بھی حقوق کا تعین ہے ۔ ہر جگہ وہی الفاظ رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب ایسی صراحت نہ ہو تو یہاں بھی ان ہی معنوں میں استعمال ہوا ہے ۔ اس لئے سرٹیفیکیٹ نہ دئے جانے یا دئے جانے کی کوئی صراحت ضروری نہیں ہے ۔ موجودہ الفاظ کافی ہیں اس لئے ترمیم نامنظور ہونی چاھئے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ :— مسٹر اسپیکر سر ۔ قانون کے ہمیشہ دو اجزا ہوتے ہیں ۔ ایک تو قانون اصلی اور دوسرے قانون اضافی اس میں دونوں قسم کے بھی قوانین ہیں . . . .

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— میں نہیں سمجھتا کہ آنریبل ممبر کو مکرر تقریر کرنے کا کونسا موقع ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ :— مجھے اس کا حق ہے ۔ اس قانون میں دفعہ (۹) تک قانون اصلی ہیں ۔ اور دفعہ ۱۰ پروسیجرل لا (Procedural Law) میں داخل ہو جاتا ہے ۔ دفعہ (۷) کے تحت کسی شخص کے حقوق کی تحقیقات نہ ہوگی ۔ بلکہ دفعہ (۱۰) کے تحت ہوگی ۔ دفعہ (۷) کے تحت کسی کو معاوضہ بھی نہیں ملتا ۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ یہاں قانون اصلی اور قانون اضافی میں امتیاز کرنے میں غلطی کی جا رہی ہے ۔ دفعہ (۷) اصلی ہے اور دفعہ (۱۰) قانون اضافی ہے ۔ یہاں قانون اصلی اور قانون اضافی میں امتیاز نہ کر کے امنڈمنٹ کو قبول کرنے سے احتراز کیا جارہا ہے ۔ ایسے محفوظ قولدار جن کے حق میں سرٹیفیکیٹس جاری نہیں ہوئے ہیں ان لوگوں کو اس سے نقصان ہونے والا

ہے ۔ قانون کی تعبیر کرنے والی تو عدالتیں ہیں وہاں ہماری تقاریر نہیں دیکھی جاتیں۔
میں امید کرتا ہوں کہ منسٹر صاحب ان حالات پر غور کر کے قانون اصلی اور قانون اضافی
کو ملحوظ رکھتے ہوئے امنڈمنٹ کو قبول کرنے کے بارے میں مکرر غور کریں گے ۔

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 3 between 'tenant' and 'or', insert : "whether any certificate to this effect has been issued or not".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 10 stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause 10 was added to the Bill.

Clause 11

Shri K. Ananth Reddy : Sir, I beg to move :

"That after the first proviso to sub-clause (1), add the following explanation :—

'Explanation—Where the Inamdar has transferred or alienated any Inam land by sale notwithstanding that the transaction of sale was illegal and void under any law in force, the provisions of section 47 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, shall apply *mutatis mutandis* to such transfer or alienation'".

Mr. Deputy Speaker : Amendment moved.

شری کے ۔ اننت ریڈی :— اسپیکر سر ۔ کلاز (۱۱) میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر
کسی انعامدار نے انعام حکومت واپس لینے سے پہلے انعامی اراضی میں کسی کو کوئی
حقوق عطا کئے ہیں تو وہ حقوق سرکار کے خلاف قابل نفاذ رہینگے ۔ بعد میں ایک
پراویژن میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کسی قانون کی خلاف ورزی میں یہ کہا گیا ہے تو
وہ سب باطل قرار دیا جائیگا ۔ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ کلاز (۱۱) کا سب کلاز (۱) محدود
ہو جاتا ہے ۔ وہی لیزز (Leases) صحیح تصور کئے جائینگے جو قانون کے
تحت کئے گئے ہیں اور اسی طرح وہی معاہدے قابل نفاذ سمجھے جائینگے جو قانون کے
تحت کئے گئے ہیں ۔ میں کہونگا کہ اس سب کلاز (۱) کو رکھنے کی ضرورت نہیں تھی ۔
وہ تو قانون کا ایک لازمی اثر ہے کہ جو چیزیں قانون کے لحاظ سے ہوتی ہیں وہی

صحیح ہوسکتی ہیں - اس کے رکھنے سے جن لوگوں پر مصیبت آنے والی ہے ان کی تعداد بہت زیادہ ہے - کئی لوگوں نے انعامی اراضیات کو خرید لیا ہے یا پٹہ پر لے لیا ہے اور ایسی منتقلیاں محض سادہ کاغذ پر عمل میں آئی ہیں - لیکن چونکہ قانون رائج الوقت کے تحت نہ وہ ناقابل انتقال ہیں - اسطرح ان تمام لوگوں کو اس سے متاثر ہونا پڑیگا - ہمیں اس بات کو ملحوظ رکھنا ہے کہ جن لوگوں نے زمیندار یا انعامدار سے اراضی خرید لی ہے یا خریدنے کا معاہدہ کیا ہے اور ابھی پوری رقم ادا نہیں کی ہے تو ان کی کیا حالت ہوگی - اسلئے ان چیزوں کو ٹیننسی اینڈ اگریکلچرل لینڈس ایکٹ کے سکشن ۴۷ کے تحت ٹریٹ (Treat) کرنے کے بارے میں میں نے امنڈمنٹ پیش کیا ہے - اس سکشن میں یہ ہے کہ عام احکام کے تحت تو کلکٹر کی منظوری کے بغیر اراضیات کے ٹرانسفر (Transfer) یا ایلینیشن (Aleienation) کی اجازت نہیں ہے - لیکن چونکہ ایسی صورتیں عمل میں آچکی ہیں اسلئے انہیں جائز قرار دینے کے لئے یہ رکھا گیا کہ اگر وہ ایک مقررہ مدت کے اندر یعنی قانون ترمیم سنہ ۱۹۵۴ع کے نفاذ سے پہلے کئے گئے ہوں تو باضابطہ تصور کئے جائینگے - یہاں بھی اسے ملحوظ رکھنا چاہئے - میں آنریبل منسٹر کی توجہ اس جانب مبذول کرارہا ہوں ایسی لاکھوں مثالیں ہیں جن میں کسی باضابطہ وثیقہ کے بغیر منتقلیاں ہوئی ہیں ان کا تحفظ ضروری ہے جس طرح کی ٹیننسی ایکٹ کے دفعہ ۴۷ میں ہم نے صاف طور پر رکھا ہے - اکسپلینیشن صاف ہے کہ

"Where the Inam land is transferred or alienated....."

جہاں کہیں انعامدار نے اپنی زمین کو بیع یا منتقل کیا ہو گو وہ معاملت قانون رائج الوقت کے بموجب نہیں ہوئی ہے لیکن وہ قانون لگانداری کے دفعہ ۴۷ کے تابع ہونگے اور وہی دفعہ یہاں مکمل طور پر لاگو ہوگا - میں امید کرتا ہوں کہ آنریبل منسٹر صاحب اس کو قبول فرمائینگے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- مسٹر اسپیکر سر - دفعہ ۱۱ کے تحت امنڈمنٹ پیش کیا گیا ہے یہ ایک اہم امنڈمنٹ ہے جو موور آف دی امنڈمنٹ کے موجود نہ ہونے کی وجہ سے موو نہیں کیا گیا ہے - اس میں جو اصول مضمر ہیں اون سے انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن دیگر ایسے انٹرسٹس (Interests) اور حقوق ہیں جنکو محفوظ کرنا ضروری ہے - وہ یہ کہ جاگیرات اور دوسری جگہ جہاں کہیں بھی انعامات ہیں مثلاً سیریات وغیرہ گو وہ قانون کے لحاظ سے اراضیات انعامی ہیں لیکن اون اراضیات میں اشخاص ثالث کو حقوق حاصل ہوگئے ہیں - صرف معدنیات اور دیگر اراضیات کی حد تک یہ دفعہ محفوظ کرتے ہوئے کمیونل لینڈس اور بلڈنگ وغیرہ کی حد تک اسکو اکسکلوڈ (Exclude) کیا گیا ہے - کمیونل لینڈ (Communal land) فارسٹ (Forest) وغیرہ جو ہے انکے حقوق کی بھی تحقیقات لازم ہے - ایسے جاگیرات جن میں ابالیشن آف جاگیر سے قبل اور بعد میں

جو حقوق منتقل کئے گئے ھیں اس سے قبل ھاؤز کے سامنے بتائے گئے ھیں - سیریات وغیرہ کے سلسلہ میں گو یہاں امنڈمنٹ موو نہیں کیا گیا ھے تاھم میں آنریبل موور آف دی بل سے کہونگا کہ وہ خود اسکو موو کرسکتے ھیں - اور اسکا آنریبل موور کو اختیار حاصل ھے - میں کہونگا کہ اسکو ان کارپوریٹ (Incorporate) کرنے کی شدید ضرورت ھے - ایسے لوگوں کو بھی جو کافی معاوضہ حاصل کرکے حقوق انعامداری سے دستبردار ہوگئے ھیں معاوضہ دینے کی نوبت آئیگی - جسطرح کسی انعامدار کو جمعبندی کے دوران میں اراضیات انعامی سے دستبردار ھوکر پٹہ کرلینے کے حقوق حاصل ھیں اوسی طرح جاگیرداروں کو بھی جمعبندی کے اختیارات اپنی جاگیر میں حاصل ھونے کی وجہ سے اپنے حقوق سے دستبرداری کرلئے ھیں اور رجسٹرات میں پٹہ‌دار یا شکمیدار کی حیثیت سے عمل کرلئے ھیں - ایسے اندراجات ھوئے ھیں اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا - اس امنڈمنٹ کو قبول نہ کرنے کا نتیجہ یہ ھوگا کہ سیریات وغیرہ کو بیچکر جو لوگ ھزاروں روپیہ کماچکے ھیں انکو مکرر دیگر دفعات کے لحاظ سے معاوضہ دینا پڑیگا - وہ معاوضہ سرکاری خزانے سے نہیں دیا جائیگا بلکہ ایسے لوگوں کی جیب سے دیا جائیگا جو ابتک کافی رقم دے چکے ھیں - اسلئے کہ یہ جمعبندی کا معمولی سا اصول ھے کہ جب انعامدار اپنی انعامی اراضیات سے دستبردار ھوچکا ھے تو گویا وہ انعامداری کے حقوق سے بھی دستبردار ھوچکا ھے - اس اصول کو ریکگنائز (Recognise) کرنا ضروری ھے - دفعہ ۱۱ میں ایسے حقوق کو ریکگنائز کرنے کا اصول بتایا گیا ھے اسلئے اس امنڈمنٹ کو ان کارپوریٹ کرنا چاھئے - اس قانون کے ذریعہ چھوٹے انعامداروں کے فائدے کا خیال رکھا گیا ھے نہ کہ ایسے لوگوں کے حقوق کا اور فائدہ کا خیال کیا گیا ھے جو درمیان میں رھکر کافی فائدہ حاصل کرچکے ھیں - میں امید کرتا ھوں کہ منسٹر صاحب اس پر ٹھنڈے دل سے غور فرما کر اس امنڈمنٹ کو ان کارپوریٹ کرنا قبول کرلینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- مسٹر اسپیکر سر - قبل اسکے کہ ترمیم کس حد تک واجبی ھے اس پر اظہار خیال کروں میں یہ بتانا چاھتا ھوں کہ اس دفعہ میں وہ ترمیم کسی طرح نہیں بیٹھ سکتی - ھم نے قابض قدیم - محفوظ قولدار اور دوامی قولدار کی تعریف کی ھے - اور ھم نے اون تعریفات کو منظور کرلیا ھے - اسکے بعد اب یہاں یہ ضمن آسکتی ھے یا نہیں اوسکے معلوم کرنیکے لئے میں پہلے دوامی قولدار کی تعریف سناؤنگا -

" دوامی لگاندار " سے مراد ھے کوئی شخص جو ۱- جون سنہ ۱۹۵۰ع سے پہلے کی کسی تاریخ سے انعامدار سے حاصل کی ھوئی دوامی پٹہ کی کسی اراضی انعام پر کاشت کرتا رھا ھو خواہ کسی دستاویز یا کسی زبانی اقرار کے تحت "

جب دوامی پٹے کے حقوق آپ نے حاصل کئے ھیں تو ھماری تعریف کے لحاظ سے ایسا شخص دوامی قولدار کی تعریف میں آتا ھے - دوامی قولدار کے حقوق کیا ھیں ذمہ‌داریاں کیا ھیں اسکو ھم منظور کرچکے ھیں ....

شری اننت ریڈی :- جب وہ خرید چکا ہے تو پھر بھی اسکو کامپنسیشن دیا جانا ضروری ہے -

شری کے - وینکٹ رام راؤ :- وہ دوامی قولدار کی تعریف میں نہیں آتا اور نہ قابض قدیم کی تعریف میں آتا ہے - جو ۱۲ سالہ قابض نہیں ہے وہ اس تعریف میں نہیں آتا - اور اگر معاملہ بیع نہ ہو تو وہ بھی اس میں شامل نہیں ہوگا - یہ دونوں اس تعریف میں نہیں آتے ہیں ....

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- میں یہ چیز بتارہا ہوں کہ قابض قدیم کی تعریف میں نہیں آتا - دوامی قولدار کی تعریف میں آتا ہے - انعامدار اسکو قابض دوامی کے حقوق دیتا ہے تو وہ قابض قدیم کی تعریف میں داخل نہیں ہوتا - قابض قدیم انعامدار کی مرضی یا معاہدہ کے بلا لحاظ حقوق حاصل کرتا ہے - زائد از ۱۲ سالہ قابض بہ ادائی مالگزاری قابض ہوتا ہے تو اسکو اس تعریف میں داخل کیا گیا ہے - دونوں کے کیا حقوق و ذمہ داریاں ہیں اون سے متعلقہ دفعات کو ہم نے منظور کرلیا ہے - ہم اب جس دفعہ پر غور کر رہے ہیں وہ دفعہ انعامدار کے حقوق سے ہٹکر ہے - یعنی انعامدار کو جس اراضی پر حقوق انعام حاصل ہیں اوس سے ہٹکر سرکار سے بذریعہ پٹہ یا تعہد جو حقوق حاصل کئے گئے ہیں وہ حقوق اسکو حاصل رہنا چاہئے یا نہیں اس سے متعلق ہے - دفعہ ۱۱ یہ ہے کہ -

” جب کہ مرکوز ہونے کی تاریخ سے قبل کسی انعامدار نے خواہ بطور پٹہ یا اور طور پر کسی اراضی انعام میں جو حکومت میں مرکوز ہو ماسوائے اون اراضیات کے جنکی دفعہ ۳ ضمن (۱) کے فقرات (الف) و (ج) میں صراحت کی گئی ہے کوئی حق بشمول حقوق جو کسی صحرا - معدن یا معدنیات - کان - سمکیات یا معابر کی بابت ہوں حاصل کرلیا ہو تو معاملہ کی بابت متصور ہوگا کہ وہ جائز ہے اور جملہ حقوق اور وجوبات مرکوز ہونے کی تاریخ پر یا اسکے بعد اس کے تحت پیدا ہوں حکومت کی جانب سے یا اس کے خلاف قابل نفاذ ہوں گے ،، - انعامدار کا انعام ہم نے ضم کرلیا ہے - اگر انعامدار کو انعام ضم شدہ کی بابتہ ساڑھے چار یا تین فیملی ہولڈنگ جسکا پٹہ ہم کر رہے ہیں اسکے علاوہ جسقدر حقوق انعامداری حقوق کے علاوہ ہوں وہ قابل نفاذ ہونگے یا نہیں اس سے یہ دفعہ متعلق ہے - قولدار کے کیا حقوق ہونگے اس سے یہ دفعہ متعلق نہیں ہے - انعامدار کو انعامداری حیثیت کے علاوہ کوئی اور حقوق حاصل ہوں تو باوجود ضم ہونے کے اوس رقبے پر جو ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے زیادہ ہے وہ اپنے حقوق نافذ کرسکتا ہے - یہ اس دفعہ میں بتایا گیا ہے - مثال کے طور پر میں کہونگا کہ ایک انعامدار ہے اوسکی اراضی انعامی میں ایک معدن ہے - انعامدار - پٹہ دار - یا جاگیردار کو معدنیات کے حقوق حاصل نہیں ہیں اسلئے انعامدار نے اراضی انعام میں جو معدن ہے اوسکا تعہد سرکار سے لے لیا اور اشیائے معدنی سے استفادہ حاصل کررہا ہے - دو سال تک استفادے کے بعد انعام ابالش ہوگیا تو اوس انعامی اراضی پر جو

معدن ہے اوس پر جو حقوق اسکو حاصل تھے چونکہ وہ انعامدار کی یا پٹہ دار کی حیثیت سے حاصل نہ تھے بلکہ تعہددار کی حیثیت سے حاصل تھے اسلئے سلب نہیں ہونگے۔ وہ ان حقوق کو سرکار کے مقابلہ میں نافذ کراسکتا ہے ۔ ہم نے حقوق کو طے کردیا ہے ۔ دوامی پٹہ دار جو رقم دیکر پٹہ حاصل کیا ہے اسکے حقوق کیا ہونگے اور ذمہ داریاں کیا ہونگی اسکے نام سے کتنے اراضیات کا پٹہ کیا جائیگا ۔ فاضل اراضیات کا کیا معاوضہ ہوگا ان امور سے متعلقہ دفعات کو ہم نے منظور کرلیا ہے ۔ اس میں یہ کیسے آئیگا کہ دوامی پٹہ دار رقم دیکر لیا ہے تو اسکو محفوظ کرنا چاہئے ۔ انعامدار کے حقوق کا سوال ہوتو ایسی ترمیم اس دفعہ میں آسکتی ہے لیکن قولدار سے متعلق . . . .

شری کے ۔ اننت ریڈی :— انعامدار اگر کسی حق سے دستبردار ہوگیا ہے ، مثال کے طور پر اس نے کسی کو بیچا ہے تو . . . . .

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— میں آپکو بتاؤنگا کہ قولدار اگر انعامدار سے پٹہ کا حق خریدا ہے تو وہ اس دفعہ میں کیسے بیٹھ سکتا ہے ۔ انعامدار کو جب کوئی حق . . . . .

شری کے ۔ اننت ریڈی :— قابض قدیم ۔ پروٹکٹیڈ ٹیننٹ ۔ نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ سے بحث نہیں ہے کوئی پانچواں آدمی ہو مثلاً زید ہے جس نے خریدا ہے اوسکی کیا حالت ہوگی ۔ وہ قولدار نہیں ہے . . . . .

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— وہ آپ کیسے بٹھاتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا ۔ اس دفعہ کو میں نے بنایا ہے ۔ میں اسکو سمجھ سکتا ہوں کہ اس میں وہ بیٹھ سکتا ہے یا نہیں ۔ خیر اسکا تصفیہ ہاؤس کردیگا ۔ میں اسکے الفاظ سنا دونگا . . . . .

شری اے ۔ گروا ریڈی :— (سدی پیٹھ) اگر کوئی شخص خرید لیا ہے اوسکے نام پر بیع ہوچکا ہے تو اسکے تحت انعامدار کو معاوضہ دینا پڑیگا یا کیا ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— اگر اس موقع پر قانون کی ہر دفعہ کے بارے میں سوال کرتے جائیں تو اسکا جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں ہے ۔ آپ کی ترمیم اس اضافہ سے متعلق ہے کہ کسی انعامدار نے اپنی انعامی اراضی کو فروخت کرلیا ہے حالانکہ ایسا عمل فروخت کسی موجودہ قانون کے تحت نا جائز یا کالعدم ہے تو حیدرآباد ٹیننسی اینڈ اگریکلچرل لینڈس ایکٹ سنہ ۱۹۵۰ ء کی دفعہ ۴۷ کے احکام کا اطلاق اس منتقلی پر ہوگا ۔ یہاں قولدار کے حقوق کی بحث ہوتی تو اسپر غور کیا جاتا ۔ لیکن یہاں قولدار کا ذکر نہیں ہے قولدار کی ذمہ داریوں کا ذکر نہیں ہے . . . . .

شری کے ۔ اننت ریڈی :— قانون قولداری کا دفعہ ۴۷ جنرل سکشن ہے سب منتقلیوں پر عائد ہوسکتا ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— مجھے تو اس ترمیم کا جواب دینا ہے ۔ یہاں مجھے کوئی لکچر دینا تو نہیں ہے یا سبق دینا نہیں ہے ۔ مجھے یہ بتلانا ہے کہ جو ترمیم پیش

کہ گئی ہے وہ اس دفعہ میں آسکتی ہے یا نہیں - میں اسی حد تک بتلاؤنگا - اگر آنریبل ممبر کو سمجھنے میں دقت ہوتو میں بہت وقت دونگا آپ میرے پاس تشریف لائیں - جتنا میں سمجھتا ہوں آپ کو بھی سمجھاؤنگا - ضمن (۱) کے تحت یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اگر کسی انعامدار نے اپنے اراضی انعام میں کوئی حقوق بشمول حق صحرا یا معدن یا کان ، سمکیات یا معابر کی بابتہ حاصل کرلیا ہو تو وہ جائز سمجھے جائینگے - مگر اس میں یہ شرط رکھی گئی ہے کہ یہ عمل کسی قانون نافذالوقت کے تحت باطل یا ناجائز نہو - اس نے سمکیات کا معاملہ حاصل کیا تھا مگر ابالیشن کے بعد اسکی ممانعت ہوگئی تو یہ اصرار نہیں کرسکتا کہ میرے حقوق بحال رکھے جائیں - اس میں مزید شرط یہ ہے کہ اگر حکومت مفاد عامہ کے تحت اراضی حاصل کرنا چاہے تو تاریخ مقرر کرکے اسکو اطلاع دیگی - اور تین مہینے کے اندر وہ اپنا حق ثابت کرسکیگا - میں نے یہ تمثیل دی کہ معدن ۱۰ سال کے لئے پٹہ پر لیتا ہے - دو سال کے بعد انعام ابالیشن ہوگا تو مابقی آٹھ سال کے معاہدہ سے وہ استفادہ کرسکتا ہے لیکن حکومت کو یہ بھی اختیار ہے کہ وہ مفاد عامہ کے لئے اس معدن کو لے لے - حکومت لینا چاہے تو تین مہینے کی نوٹس دیکر لے سکتی ہے - اسکے لینے کے بعد وہ شخص جسکا حق ماقبل فقرہ شرطیہ کے تحت حکومت ساقط کرچکی ہے حکومت سے معاوضہ کا مستحق ہوگا جو اس تخمینہ خالص آمدنی کے مساوی ہو جو معدن کے کل حالات کو ملحوظ رکھتا ہو اس شخص کو اراضی سے اس مدت غیر مختتمہ کے حصہ کی بابتہ حاصل ہوتا جسکا حق پیدا ہوگا - اس دفعہ میں دوامی قولدار عارضی قولدار قابض قدیم یہ چیزیں نہیں بتلائی گئی ہیں - ایسی صورت میں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ چیزیں اس میں کسطرح بیٹھتی ہیں - ان سے اس کا دور کا بھی تعلق نہیں - اس سے پہلے ہم خریدار کے بارے میں دفعات ۷ و ۸ منظور کرچکے ہیں - اسلئے وہ یہاں کیسے بیٹھ سکتا ہے - اسلئے میں کہونگا کہ یہ ترمیم نامنظور ہونی چاہئیے -

شری اننت ریڈی :- اسپیکر سر - منسٹر صاحب کو اختیار ہے کہ وہ ترمیم قبول نہ کریں - مجھے اسکا افسوس نہیں ہے - لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ انہوں نے میرے اعتراض کا تشفی بخش جواب نہیں دیا - منسٹر صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اس سے پہلے قابض قدیم محفوظ قولدار غیرمحفوظ قولدار دائمی قولدار کی تعریفات دیدی ہیں - میں انکی ساری بحث سے متفق ہوں جو انہوں نے فرمائی - لیکن دفعہ ۱۱ انکی غلط فہمی پر مبنی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے - اس دفعہ میں الفاظ ایسے ہیں کہ انعامدار نے کسی انعامی اراضی میں کوئی حقوق عطا کئے ہوں پیدا کئے ہوں قول پر یا اورکسی صورت میں -" کسی اور طور پر " میں سیل (Sale) بھی شامل ہوسکتا ہے . . .

شری کے - وی - رنگاریڈی :- میرے پاس یہ الفاظ ہیں کہ ماسوا ان اراضیات کے جن میں کوئی حق جوکسی معدن صحرا کان سمکیات یا معابر سے حاصل کیا ہو - اگر " عطا کیا ہو " ہے تو دوسرا مطلب ہوتا ہے - اور اگر " حاصل کیا ہو " ہےتو آپکا استدلال غلط ہو جاتا ہے -

شری اننت ریڈی :— یہاں کریٹڈ (Created) ہے جسکے معنی " پیدا کئے ہوں " ہیں ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— انعامدار اپنی حد تک دوسرے حقوق اپنے لئے بھی پیدا کرسکتا ہے ۔

شری اننت ریڈی :— ایسی صورت میں "کریٹڈ فار ہمسلف " (Created for himself) ہونا چاہئے تھا ۔ انگریزی میں تو انٹرپریٹیشن (Interpretation) یہی ہوتا ہے ۔

شری بی ۔ ڈی ۔ دیشمکھ :— انگریزی اور اردو میں کچھ فرق ہوگیا ہے ۔ اسکو سمجھنے کے لئے ممکن ہے آنریبل منسٹر کو بھی کچھ وقت لگے ۔ اسلئے اس بحث کو انٹرول کے بعد رکھا جائے تو مناسب ہے ۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :— مناسب ہے ۔

The House then adjourned for recess till Half Past Five of the Clock.

The House re-assembled after recess at Half Past Five of the Clock.

[MR. SPEAKER IN THE CHAIR]

(As there was no quorum, the bell was rung again)

(Some more hon. Members entered the House.)

شری کے ۔ اننت ریڈی :— اس کلاز میں جو لفظ "کریٹڈ " (Crueated) ہے اسکی تعبیر اور اسکے معنی حصول سے ہیں ایسا منسٹر صاحب فرما رہے تھے جسکی وجہ سے اس پورے کلاز کا کنسٹرکشن مختلف ہوجاتا ہے اور اسی بناء پر میرے امنڈمنٹ کو قبول کرنے سے انہوں نے انکار کردیا ۔ یہاں جو در اصل الفاظ ہیں وہ یہ ہیں ۔

"has created either by way of lease or otherwise.."

اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی حقوق قول یا دیگر طور پر قائم کئے ہوں " (کریٹڈ کے معنے قائم کیا ہو) اور یہاں ٹرانزاکشن (Transaction) کا بھی لفظ ہے ۔ یہ ٹرانزاکشن (Transaction) انعامدار اور ایک تیسرے شخص کے درمیان ہے تو پھر گورنمنٹ کے خلاف انکو ان فورس کرنے کا حق ملجاتا ہے ۔ اسی طرح پراویژن میں بھی یہ ہے کہ

"Provided further that where such right was created in any lands other than the lands specified in clauses (*a*) to (*c*) of sub-section (1) of section 4 the Government, may, if in their opinion, it is in the public interest to do so, by notice given to the person concerned, terminate the right with effect from such date as may be specified in the notice, not being earlier than three months from the date thereof."

شخص متعلقہ کنسرنڈ پرسن (Concerned person) کے معنی کوئی تیسرا آدمی ہے - یہاں جو حقوق پیدا کرنے کا سوال ہے وہ تیسرے آدمی کے مقابل ہے۔ اس طور پر میرا امنڈمنٹ متعلق ہو جاتا ہے وہ اسطرح کہ اوپر ہم نے تو صرف ایسے اشخاص کو حقوق دیئے ہیں جو یا تو قابض قدیم ہے یا پروٹیکٹڈ ٹیننٹ ہے یا پرمیننٹ ٹیننٹ وغیرہ۔ لیکن میرا معروضہ ان چار اشخاص کو چھوڑ کر اوس شخص سے ہے جو یہاں نہیں بتلایا گیا ہے وہ ایک تیسرا آدمی ہے -

یہاں یہ بھی بتلایا گیا ہے - پراویژن میں یہ رکھا گیا ہے کہ بشرطیکہ وہ حقوق قانون رائج الوقت کے تحت میں دیئے گئے ہیں - اس میں میں نے اکسپلینیشن کے ذریعہ سے یہ خواہش کی ہے کہ جہاں کوئی انعامدار کسی شخص کو زمین بیچا ہو یا منتقل کیا ہو حالانکہ وہ انعامدار کسی قانون نافذالوقت کے لحاظ سے نہ کر سکتا ہو اس پر بھی وہ منتقلی سکشن ۲۰ کے لحاظ سے جائز ہوگی - آنریبل منسٹر کا یہ تصور ہے کہ وہ قابض قدیم یا پرمیننٹ ٹیننٹ کی تعریف میں آسکتا ہے اس وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ ایک شخص دو سال پہلے کسی انعامدار سے اراضی خریدی ہو تو ایسا شخص پرمیننٹ ٹیننٹ نہیں ہو سکتا اسائے دو سال پہلے جو اشخاص خریدے ہیں ان کا کیا حال ہوگا - ایسے کئی لوگ ہیں - کیا انکو پروٹکشن دینا چاہتے ہیں یا نہیں میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں - اوپر کے اشکال میں ایسے اشخاص آنے والے نہیں ہیں - اگر تھوڑی دیر کے لئے ہم اسکو پرمیننٹ ٹیننٹ تصور کرتے ہیں اور وہ ایک ہزار روپئے داخل کیا ہے تو اب چونکہ وہ ٹرانزا کشن جائز نہ تھا اس لئے انعامدار اس سے قانون کے لحاظ سے کمپنسیشن کلیم (Claim) کریگا - اس لحاظ سے جو اکسپلینیشن ایڈ کیا جارہا تھا وہ با معنے تھا اور اسکو اوٹ آف پلیس (Out of place) بھی نہیں کہا جا سکتا کیونکہ وہ رائٹ منتقل کرنے کے تعلق سے ہے۔ منسٹر صاحب اسکو ماننے سے انکار کردئے ہیں لیکن میں سمجھتا ہونکہ وہ اسکو اچھی طرح سے غور کریں تو مان جائینگے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— اسپیکر سر - اس کے قبل بھی میں تشریح کیا تھا اب اور طور پر بھی میں مطمئن کرنا چاہتا ہوں - آپ کی ترمیم اس میں نہیں آسکتی - دفعہ ۱۱ اراضی انعام کے حقوق سے متعلق نہیں ہے اراضی انعام کے حق کے علاوہ کوئی دوسری چیزوں میں حق حاصل کیا گیا ہے تو یہ ممکن ہے - اردو میں "حق حاصل کیا گیا"۔ . . . .

شری اننت ریڈی :— علاوہ نہیں ہے بشمول ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— اور انگریزی میں "کریڈٹڈ" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے - مین تھوڑی دیر کے لئے مانتا ہوں کہ اس کا ترجمہ حاصل کیا گیا ہے نہیں ہوتا بلکہ عطا کیا گیا ہے ہوتا ہے - میں اسکو مانکر چلتا ہوں - یہ کہا جارہا ہے کہ جو حقوق بالمعاوضہ حاصل کئے گئے ہیں وہ رہنا چاہئے تو یہ بالمعاوضہ کے لئے ہی وضع کیا گیا ہے -

آپ چاہتے ہیں کہ بالمعاوضہ حقوق حاصل کئے گئے ہوں تو رہنا چاہئے لیکن یہاں تو بالمعاوضہ اور بلا معاوضہ گورنمنٹ کے مقابلہ میں دونوں حقوق رہ سکتے ہیں اگر گورنمنٹ کو آپ کے مقابلہ میں حاصل ہونگے تو وہ بھی گورنمنٹ نافذ کر سکتی ہے۔ اگر آپکی تعبیر کے لحاظ سے حق رکھنا ہے تو وہ باقی رہ سکتے ہیں - میں یہ بیان کررہا تھا کہ پٹہ‌دار انعامی زمین ضم کرنے کے بعد حاصل نہیں کیا بلکہ پٹہ وغیرہ سے حاصل کیا ہے تو وہ حقوق نافذ رہیں گے - خواہ آپکی اور میری تعبیر کے لحاظ سے انعامدار سے حاصل کیا ہو یا پٹہ کے لحاظ سے حاصل کیا ہو - اگر آپ کی تعبیر کے لحاظ سے بھی اسکا مطلب لیا جائے تو وہی نتیجہ نکلتا ہے - اس لئے اس میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے - اگر اس میں یہ ہوتا کہ ضم ہونے کے بعد وہ حقوق ساقط ہوتے ہیں تو آپکی ترمیم کی ضرورت باقی رہتی - حقوق کے قائم رکھنے کے خلاف نہیں بلکہ حقوق کو قائم رکھنے کے لئے یہ دفعہ ہے -

دوسرے یہ کہ " مگر شرط یہ ہے کہ معاملہ ناجائز نہو " اس شرط کی وجہ سے جدید طور پر کالعدم نہیں ہونگے - اس لئے نہ میری تعبیر کے لحاظ سے اور نہ آپ کی تعبیر کے لحاظ سے اسکی ضرورت ہے - لہذا دفعہ جیسے کا ویسا منظور ہونا چاہئے -

Mr. Speaker : The question is :

"That after the first proviso to sub-clause (1), add the following explanation :—

"*Explanation.*—Where the Inamdar has transferred or alienated any Inam land by sale notwithstanding that the transaction of sale was illegal and void under any law in force, the provisions of section 47 of the Hyderabad Tenancy and Agricultural Lands Act, 1950, shall apply *mutatis mutandis* to such transfer or alienation."

The motion was negatived.

Mr. Speaker : The question is :

"That clause 11 stand part of the Bill."

The motion was adopted.

Clause 11 was added to the Bill.

Clause 12

Shri V. B. Raju (*Secunderbad-General*): I do not want to move (*a*), (*b*) and (*c*) of my amendment In part (*d*) the number within brackets has been wrongly typed as (*i*). It must be (*ii*). I beg to move:

"That in line 3 of para (*ii*) for, "seventy-five" substitute "forty."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri K. Ananth Reddy: Sir, I do not want to move part (*a*) of my amendment No. 4. I beg to move:

"(*b*) That in line 3 of para (*ii*), for 'seventy-five' substitute 'fifty'.

(*c*) That in line 2 of para (*iii*), for 'five' substitute 'three'

(*d*) That after para (*iii*), add the following proviso:

'Provided that the total compensation payable to the Inamdar shall not exceed five thousand rupees".

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri A. Guruva Reddy: Sir, I beg to move:

" That in line 2 of para (*i*), omit 'and kabiz-e-kadim."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri P. Vasudev (Gajwel): Sir, I beg to move:

"That in line 2 of para (*i*), omit 'and 5".

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri. K. Ramchandra Reddy (Ramannpet) Sir, I beg to move:

"That in line 2 of para (*i*), for 'twenty' substitute ten".

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri M. Kondal Reddy (Kunaram): Sir, I beg to move:

"Omit para (*iii*)".

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri B.D. Deshmukh: Sir, I beg to move:

"That after the clause, add the following proviso:

'Provided that no Inamdar shall be entitled to the compensation under this section if he has transferred any of his inam or portion thereof whether under a registered or unregistered instrument or not and the said transfer is in the nature of permanent alienation although not purporting to be so."

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri Veerendra Patil (Aland): Sir, I seek your permission to move an amendment to the amendment of Shri V.B. Raju.

Mr. Speaker: Which amendment ?

Shri Veerendra Patil: Part (*d*) of Shri V. B. Raju's amendment No. 1.

I beg to move:

"For the words 'forty' substitute fifty.

Mr. Speaker: Amendment to amendment moved.

Shri V. B. Raju: Sir, Amendment No. 2 stands jointly in the name of Shri Veerendra Patil and myself. Shri Veerendra Patil has not moved that amendment; but now I would like to move it, if you permit me.

Mr. Speaker: The hon. Member said that he did not want to move it.

Shri V. B. Raju: The thing is I did not get up. I was trying to know whether Shir Patil movd it or not. If there is no objection, I would like to mve that amendment now.

Mr. Speaker: If I remember right, neither Shri Veerendra Patil nor the hon. Member wanted to move it.

Shri V. B. Raju: I made a mistake in giving the power of attorney to him. (*Laughter*)

Mr. Speaker: Yes the hon. Member may move it.

Shri V. B. Raju: Sir, I beg to move:

"That in para (*iii*) for the portion beginning with 'average' in line 2, and ending with 'vesting' in line 4, substitute: 'the land revenue"

Mr. Speaker: Amendment moved.

Shri K.V. Ranga Reddy: I beg to move:

"Omit para (*iii*)"

Mr. Speaker: Amendment moved.

Mr. Speaker: The amendment moved by the hon. Minister for Revenue is the same as the one moved by Shri Kondal Reddy. Why not the Minister for Revenue accept that amendment ?

Shri Gopalrao Ekbote: The Minister for Revenue has also moved that amendment.

Mr. Speaker: But before the Minister moved that Amendment, Shri Kondal Reddy has moved it. Therefore, it amounts to the Minister's accepting that amendment. So, for purposes of record, it will be noted that the amendment moved by Shri Kondal Reddy has been accepted by the hon. Minister for Revenue.

Shri K. Ananth Reddy: Sir, If you will permit me, I would like to move an amendment to my own amendment.

Mr. Speaker: How can he move it ?

Shri K. Ananth Reddy: It can be moved, Sir. The point is that there is already an amendment to delete para 3. So, in part (*d*) of my amendment, the words, 'after para (*iii*)' should be substituted by the words, 'at the end of the clause.'

Mr. Speaker: This will not be an amendment to amendment. The original amendment will stand, subject to the minor change made by The hon. Member now.

**Shri V. B. Raju* : Mr. Speaker, Sir, I find that out of the 75% of the premium amount collected from the permanent tenant, protected tenant and non-protected tenant, 5% is to be paid to the inamdar and the government is thereby committing itself to a heavy liability, which it may find difficult to discharge. Our experience is that there has been a lot of accumulation of land revenue arrears though the goverment now wants to pay to the inamdar. Such being the case, I am afraid, there will be a heavy liability on the resources of the government. The pity is that we will be paying the inamdar to fill his pockets and not to his exact requirements. In my opinion, the reasonable compensation would be only 40% and I hope the Member-in-Charge of the Bill would accept my amendment.

Mr. Speaker : He may speak regarding his other amendment, as well.

Shri V. B. Raju : Whether the amendment moved to my amendment will be acceptable to me or not will depend upon the arguments advanced by the concerned hon. Member.

(*Laughter*)

*श्री. वीरेंद्र पाटील :— स्पीकर सर, आनरेबल मेंबर फार सिकिंदराबाद श्री. व्ही. बी. राजू साहब ने क्लाज १२ के तहत जो तरमीम मूव्ह की है, अुसमें अिनामी आराजियात आबॉलिश (Abolish) होने के बाद अिनामदार को क्या कॉम्पेन्सेशन (Compensation) मिलना चाहिये, अिसके मुताबिक यह क्लाज है और अिसके सबक्लाज या पैरा २ में तय किया गया हैं कि सेक्शन्स ६,७, और ८के तहतजो भी प्रीमियम चार्ज किया जाता हैं अुसके ७५ परसेंट अिनामदारको बतोर काम्पेन्सेशन मिलना चाहिये। अुनकी अमेंडमेंट में कहा गया हैकि ४० परसेंट मिलना चाहिये, लेकिन मेरे खयाल से ४० परसेंट बहुत कम हैं, अिसलिये ६० परसेंट कम से कम अिनामदार को तो दिया जाना चाहिये। वह अिसलिये कि जैसे कि अिसके पहले भी अेक मर्तबा अेक अमेंडमेंट पर कहने का मौका मुझे मिला था अुस वक्त मैंने हाअुस के सामने यह रखा था कि अिनामदार को अिनामी अराजियात पर कुछ अख्तियारात होते हैं, वह पट्टेदारसे कुछ कम नहीं होते और जब कॉम्पेन्सेशनका सवाल आता ह तो वह काम्पेन्सेशन बरायेनाम किसी सूरत में नहीं दियाजा सकता कम्पेन्सेशन अैसा दिया जाना चाहिये जो मार्केट रेट के करीब करीब हो। अिसलिये जो प्रीमियम अर्ज किया जाता हैं अुसका ४० परसेंट दिया जाय तो वह बहुत कम होगा। अिसका नतीजा यह होगा कि अदालत में यह अॅक्ट चलेन्ज (Challenge) हो जायेगा और हमको मुसीबत का सामना करना पडेगा। मैंने ७५ परसेंट को घटाकर ६० परसेंट अिसलिये रखा है की क्लाज ३ के तहत अिनाम्स अबॉलिश होने के बाद वे गवर्नमेंट में व्हेस्ट (Vest) हो जायें और अिनामी अराजियातमें अिनामदार को लिमिटेड अिंटरेस्ट होगा। लेकिन अुस अराजियात की मिल्कीयत गवर्नमेंटकी होगी। क्लाज १३ का मुलाहिजा करेंगे तो सेक्शन १३ के तहत हमको फिर

टेनन्टस को काम्पेन्सेशन देना पडेगा, यानी सीलिंग के अूपर की जो जमीन रिज्यूम की जायेगी अुसके लिये प्रोटेक्टेड टेनन्ट, नान प्रोटेक्टेड टेनन्ट और परमनंट टेनन्ट अिनको काम्पेन्सेशन देना पडेगा। अगर अिधर अिनामादर को ७५ परसेंट दें और फिर अिन टेनन्टस को भी दें तो गवर्नमेंट के पास अिनामी अराजियात की कुछ भी जमीन नहीं बचेगी बल्कि गवर्नमेंट सिर्फ अेक अेजंट की हैसियत से रहेगी। अराजियात का मालिक होने पर भी गवर्नमेंट को कुछ लाभ नहीं होगा। अिसलिये गवर्नमेंट को कम से कम चालीस परसेंट मिलना चाहिये। अिस लिहाज से जो ७५ परसेंट कहा गया है वह बहुत जियादा होता ह और४० परसेंट की जो तरमीम आअी है वह बहुत कम होतीहै, असा खयाल है। अिसलिये मैंने अेक बीच का रास्ता निकालने की कोशीश की है कि ६० परसेंट अिनामदार को दिया जाय और बाकी जो बचेगा अुससे हम टेनन्टस को काम्पेन्सेशन दे सकेंगे और गवर्नमेंट के लिये भी कुछ बचेगा। अिस लिहाज से श्री राजू साहब की तरमीम पर जो तरमीम मैंने पेश की है वह मंजूर की जायेगी, अैसी मुझे अुमीद है।

Shri V. B. Raju : I accept the amendment.

شری کے۔ انت ریڈی :— مسٹر اسپیکر سر - میرا ارادہ یہ تھا کہ شری وی - بی - راجو صاحب کی تائید میں اپنا امنڈمنٹ وتھ ڈرا (Withdraw) کرلوں۔ لیکن انہوں نے گنجائش نہیں رکھی - میرا امنڈمنٹ یہ ھے کہ پیارا (۲) میں (۷۵) کی بجائے (۶۰) فیصد کردیا جائے - کیونکہ جب ہم انعامداروں کو کامپنسیشن دے رہے ہیں جسکے متعلق بحث کے دوران میں کہا گیا ھے کہ وہ بہت زیادہ ھے جسکے وہ مستحق نہیں ہیں - تاہم ہم نے کامپنسیشن مقرر کردیا ھے لیکن جو(۷۵) پرسنٹ پریمیم چارج دینا چاہتے ہیں اسکو ہم نے اپنی امنڈمنٹ میں (۶۰) پرسنٹ کیا ھے - کیونکہ حکومت کو اور بہت سے کام کرنا ھے - بہت سے فرائض حکومت کو انجام دینا ھے - بہت سے انتظامات کرنے ہیں - مختلف تختہ جات وغیرہ تیار کرنا ہوگا اس کے لئے الگ تھوڑی بہت مشنری قائم کرنی پڑیگی - اسطرح حکومت پر جو بار ہونے والا ھے وہ نصف سے کم نہیں ہو سکتا اس لئے ہم نے یہ تجویز اس لئے رکھی ھے کہ ایڈیشنل برڈن (Additional Burdon) حکومت پر نہ پڑنے پائے - رعایا کے جو حقوق طے کرنے والے ہیں اونکے اخراجات خزانہ پر نہ ہوں - بلکہ جو اخراجات حکومت کو لاحق ہونگے وہ حکومت خود برداشت نہ کرے بلکہ (۶۰) پرسنٹ انعامداروں کو دے اور (۴۰) پرسنٹ اخراجات کے لئے رکھ لے - پہلے ہی پہلے حکومت رقم کاشتکاروں سے وصول نہیں کر رہی ھے - چھوٹے چھوٹے انعامداروں کا معاوضہ ہو سکتا ھے کہ بعض صورتوں میں انکو یکمشت ادا کرنا پڑیگا - اور انٹرسٹ اور اخراجات حکومت کو برداشت کرنا پڑیگا - اس لئے میں سمجھتا ہونکہ آنریبل موور آف دی بل اس امنڈمنٹ کو قبول کرینگے -

میرا دوسرا امنڈ منٹ ''سی'' جو ھے وہ پیرا تین کو نکالنے کے بعد اسکی ضرورت نہیں رہتی -

البتہ ایک پراویژن بڑھانے کی میں نے خواہش کی ھے وہ اسطرح کہ جسقدر کمپنسیشن ہم کسی انعامدار کو دے رہے ہیں اوسکی مقدار کسی صورت میں (۵) ہزار سے زیادہ نہو

یعنی اگر ازروئے حساب ۵ هزار سے متجاوز هورهے هیں تب بهی پانچ هزارهی دئے جائیں اس لئے کہ کشمیر میں بهی ایساهی کیا گیاهے - جب ان لوگوں کو کمپنسیشن دینے کا سوال آیا تو انهوں نے بهی اسیطرح رکھاهے - شاید پہلے سال مالگزاری کا تین گونا دینا طے کیاهے - صحیح فیگر تو مجھے یاد نہیں هے - میں اندازے سے کہه رها هوں - لیکن اسکے ساتھ ساتھ انهوں نے شرط یه رکھی کہ ٹوٹل کامپنسیشن اتنا هونا چاهئے انهوں نے ایک لمٹ رکھی هےکہ اوس سے زیادہ نہیں هونا چاهئے - اسی اصول کی بناء پر هم نے کوشش کی کہ ٹوٹل کامپنسیشن پانچ هزار سے زیادہ نہیں هونا چاهئے - جہاں تک چھوٹے انعامداروں کا تعلق هے هم انکو کامپنسیٹ (Compensate) کررهے هیں - لیکن جتنے بڑے بڑے انعامدار هیں اگر هم انکو کامپنسیشن بلا کسی تعین کے دیتے جائیں تو میں سمجھتا هونکه لاکھوں کی تعداد تک پهنچ جائے گا - اس لئے اصول یه هونا چاهئے کہ کوئی لمٹ مقررکیجائے - اور وہ لمٹ (Limit) یہی مناسب هے کہ پانچ هزار سے زیادہ نه دیا جائے - ممکن هے کہ آنریبل منسٹر یه کہیں کہ ایڈیکویٹ کامپنسیشن (Adequate Compensation) کا سوال همارے سامنے آئیگا هم کامپنسیشن تو دے رهے هیں لیکن وہ ریزن ایبل (Reasonable) بهی هونا چاهئے تو هم نے ریزن ایبل رسٹرکشن یہی مقررکیا هے کہ ۵ هزار سے زیادہ معاوضه نه دینا چاهئے - مجھے امید هے کہ آنریبل منسٹر میرے ان امنڈ منٹس کو قبول فرمائیں گے -

[SHRI ANNA RAO GANAMUKHI (CHAIRMAN) IN THE CHAIR]

شری اے ۔ گروا ریڈی ۔ :— میرا بهی ایک امنڈمنٹ نمبر (۱۰) پر هے - اسکو صرف اس لئے موو نہیں کیا گیا تها کہ اوس سے بہتر ایک امنڈمنٹ پیش هوا تها -

مسٹر چیرمن :— کیا وہ امنڈ منٹ موو هوا تها اور وہ کس کا امنڈمنٹ تها ؟

شری اے ۔ گروا ریڈی :— راجو صاحب کا امنڈمنٹ تها -

مسٹر چیرمن :— وہ تو ختم هوگیا -

شری اے ۔ گروا ریڈی :— میں اس خیال سے موو نہیں کیا کہ شائد اسکو راجو صاحب موو کرینگے -

مسٹر چیرمن :— پهر بهی آپ امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ لاسکتے تهے -

* شری اے ۔ گروا ریڈی :— میرے امنڈمنٹ نمبر (۶) میں میں نے یه خواهش کی هے کہ " قابض قدیم " کے الفاظ نکال دئے جائیں - میرا کہنا یه هے کہ قابض قدیم کو جو زمین پٹه پر دیجاتی هے اوس کا کوئی معاوضه گورنمنٹ کو حاصل نہیں هوتا - جب انعامدار کو معاوضه دینا هوتا هے تو گورنمنٹ کو اپنے هاتھ سے دینا پڑتا هے - دوسری صورتوں میں پروٹکٹیڈ ٹیننٹ و نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو جو معاوضه دیا جاتا هے وہ هم انعامدار سے لیتے

ھیں، لیکن انعامدار کو معاوضہ گورنمنٹ کو اپنے ھاتھ سے دینا پڑتا ھے اگر اسکو نکال دیں تو گورنمنٹ پر جو بار پڑتا ھے وہ باقی نہیں رھے گا ۔

دوسرا امنڈ منٹ یہ ھے کہ قابض قدیم سے انعامدار اب تک بہت کچھ لے چکا ھوگا ۔ گو برائے نام مالگزاری رھتی ھے لیکن کئی طرح سے روپیہ وصول کرتا ھے . . . . .

مسٹر چیرمن :— قابض قدیم سے لینا کہہ رھے ھیں یا انعامدار کو کچھ نہیں دینا ۔

شری گروا ریڈی :— قابض قدیم سے جو زمین لیجاتی ھے اوسکا معاوضہ گورنمنٹ کو خواہ مخواہ دینا پڑتا ھے ۔ دوسری صورت میں گورنمنٹ کو ٹیننٹ سے حاصل کرکے دینا پڑتا ھے یہ میرا مقصد ھے کہ گورنمنٹ پر بار نہ پڑے ۔

* శ్రీ పెండెం వాసుదేవ్ : అధ్యక్షమహాశయా,

ఖాబిజె కదీంకు యిచ్చే నష్టపరిహారం విషయంలో నాదొక సవరణవుంది. ఈనాందార్లకు నష్టపరిహారం

مسٹر چیرمن :— اگر آنریبل ممبر ھندی میں کہہ سکتے ھیں تو ھندی میں کہیں ۔

شری پنڈم واسدیو :— میں اردو تو بولتا ھوں لیکن اتنی نہیں کہ قانونی الفاظ اردو میں کہہ سکوں ۔

అయితే ఈనాందార్లకు యిచ్చే నష్టపరిహారం ఏదైతే వుందో అది, వాళ్ళ పూర్వజన్మ సుకృతమే అనుకోండి, లేదా వాళ్ళు దేశానికి సేవచేసిన ఫలితమే అనుకోండి, వాళ్ళకు నష్టపరిహారం యివ్వాలని మంత్రిగారు సెలవు ఇచ్చారు. ఆ నష్టపరిహారం రెండు రకాలుగా యివ్వబడుతుంది. ఒకటి ఈనాందారు బిరుదు వున్నందుననూ, రెండవది భూమికి గాను యిచ్చే నష్టపరిహారం అని రెండు విధాలుగా నష్టపరిహారం ముట్టజెప్ప బడుతోంది. కాని ఖాబిజె—కదీంకు నష్టపరిహారం ఎందుకని యివ్వబడుతోందో మంత్రిగారు చెప్పియుండలేదు. వాళ్ళకు బిరుదులు—జంగ్ బహాదూర్, రావ్ బహాదూర్—ఏమైనా వున్నాయనా? లేక వాళ్ళు దేశానికేమైనా సేవచేశారనా? లేక ఎందకని వాళ్ళకు నష్టపరిహారం యిస్తున్నారో మంత్రిగారు చెప్పియుండలేదు. కాబట్టి ఖాబిజె—ఖదీంకి ఎందుకుగాను నష్టపరిహారం యిస్తున్నారో మంత్రిగారు వివరిస్తే నేను నా సవరణ ఉపసంహరించు కొంటాను దానికి కారణాలేమీ చెప్పలేకపోతే ఖాబిజె కదీంకు యిచ్చే నష్టపరిహారం ఉపసంహరించు కొనేందుకు ప్రయత్నిస్తారని కోరుతున్నాను. ఎందుకంటే ఖాబిజె—కదీంకు ఇచ్చే నష్టపరిహారం ప్రభుత్వ ఖజానానుండి పోతుంది. ఈ విధంగా జంగ్ బహాద్దూర్లకని, రావుబహాద్దూర్లకని యిచ్చే లక్షలాది రూపాయలు నష్టపరిహారం ఎక్కడనుంచి ఇస్తున్నారు? రైతుల మీద అదనపు పన్నుల ద్వారా, కొత్త కొత్త పన్నుల ద్వారా ప్రజానీకంనుంచి వసూలుచేసి యిస్తున్నారు. ఇంతపెద్ద ఆర్థిక సంక్షోభంలో యింకా రైతుమీద పన్నువేయుట సరైనది కాదని మంత్రిగారికి కోరుతున్నాను. ఇప్పటికేరైతాంగం పన్నుల భారంతో కృంగి పోతున్నారు. ప్రతి విషయంలోనూ ఇక్కడ మంత్రిగారు పట్టుబడుతున్నారు. తను తెచ్చిన బిల్లులో రవ్వంతైనా మార్చటానికి

వీలుత్వేదని చెబుతున్నారు. ఇంత పెద్ద బిల్లులో ప్రజల యొక్క శ్రేయస్సు కోరి అమెండుమెంటు తెస్తే దానిని దేశకాలమాన పరిస్థితుల ననుసరించి బాగా మంత్రిగారు ఆలోచించి అంగీకరిస్తారని కోరుతూ, ముగిస్తున్నాను.

శ్రీ కె. రామచంద్రారెడ్డి : మిస్టర్ స్పీకర్ సర్,

ఈ ౧౨వ క్లాజులో ఖాబిజె కదీంనుండి ఈనాందారుకు కొంత నష్టపరిహారం యిప్పించడానికి యిందులో వుంది. ఖాబిజె-కదీం ఇంచు మించు భూమి యజమానిగా, ౧౨ సంవత్సరాలు కబ్జా వుండి, మాల్గుజారీరకం చెల్లిస్తే అతను భూ యజమనిగా వుంటాడని నిర్వచనం వుంది. అటువంటప్పుడు యింకా యినాందార్లకు ౨౦ రెట్లు, అనగా రకమునకు జాడికిగల తేడాకు ౨౦ రెట్లు యివ్వాలని వుంది. ౨౦ రెట్లకు బదులు ౧౦ రెట్లు అని వుంటే సరిపోతుందని నా ఉద్దేశం. అసలు ఖాబిజె-కదీం దగ్గర నష్ట పరిహారం తీసుకోకుండా పట్టా చేయాల్సి వుంది. ఒకవేళ నష్టపరిహారం తప్పనిసరిగా చెల్లించ వలసి యుంటే ౨౦ రెట్లకు బదులు ౧౦ రెట్లు అని వుంటే బాగుంటుందని నేను సవరణ ప్రవేశ పెట్టాను. నా సవరణను మంత్రిగారు తప్పక అంగీకరిస్తారని ఆశిస్తున్నాను.

* شری بی - ڈی - دیشمکھ :- مسٹر اسپیکر سر - میری جو ترمیم ھے اسکے ذریعہ میں نے ایک اصول ھاؤز کے سامنے رکھا ھے - اس قانون کا دفعہ (۱۲) انعامدار کو جو کمپنسیشن دیا جائےگا اوسکی تفصیلات کے سلسلہ میں ھے - ان تفصیلات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ھے اور یہ بتایا گیا ھے کہ کس طریقہ سے انعامدار اور حکومت کو کمپنسیشن دینا ھوگا - اور اس کا پرسنٹیج کیا ھوگا - میری ترمیم خاص حالات کے تحت پیش ھوئی ھے - جیسا کہ میں نے دفعہ ۴ اور دفعہ ۵ کے وقت بھی ایک ترمیم ھاؤز کے سامنے رکھا تھا - اس قانون کے نفاذ اور انعامی اراضیات گورنمنٹ کے حق میں مسترد ھونے سے پہلے اون پر جو پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ یا نان پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ یا اور کوئی قابض تھے اون کے حق میں معاھدہ تکمیل پا کر انعامدار نے رقم حاصل کرلی ھے اور رقم حاصل کرکے یا ٹیننٹ کے حق میں اراضی کو بیع کردیا ھے یا اونکے نام دوامی پٹہ کیا ھو تو خواہ کمپنسیشن کا مسئلہ دفعہ ۴ یا ۵ یا ۱۲ اور ۱۳ کے سلسلہ میں پیدا ھو ان لوگوں کو جنھوں نے بے ضابطہ طور پر ھی کیوں نہ سہی انعامداروں کو معاوضہ دیدیا ھو تو ایسے لوگوں کو پریمیم دینے کے اصول سے مستثنی رکھنا چاھئے - چنانچہ اس اصول کو ھم نے اس قانون کے مختلف دفعات پر بحث کرتے وقت رکھا اور اب بھی ہیں. یہ چاھتا ھونکہ ایسے لوگ جنھوں نے انعامدار کو کافی معاوضہ دیکر حقوق حاصل کرلئے ھیں اون لوگوں کو کم از کم دفعہ ۱۲ کے لوازمات سے یعنی اون کو پریمیم یا معاوضہ دینے کا لزوم عائد کیا گیا ھے اوس سے مستثنی کرنا چاھئے - میں سمجھتا ھونکہ اس دفعہ کے ساتھ ساتھ میرے پراویزو کو بھی ایڈ (Add) کرلیا جائے تو یہ منشا صاف ھو جائیگا میرا منشا یہ ھے کہ عملی تجربہ میں یہ چیز آتی ھے - ایسے ھزارھا معاملات ھوئے ھیں - انعامداروں نے ابالیشن آف انعام ایکٹ (Abolition of Inams Act) کے پیش ھونے کی خبر سنتے ھی یہ محسوس کیا کہ اب بہت جلد اون کی انعامی اراضیات ختم

هو جائیں گی ۔ اس قانون کا مسودہ اون کے سامنے آچکا تھا لہذا انہوں نے کئی طریقوں سے اون زمینات کو جو کہ انعامی اراضیات تھیں اور جن کے بارے میں اون کو کوئی حق انتقال حاصل نہیں تھا نہایت ہوشیاری اور چالاکی سے زیادہ رقومات پر خلاف قانون طریقہ سے کام لیتے ہوئے اقرار بیع رہن بالقبض یا دس سالہ پٹہ پر قولداروں کے حق میں منتقل کردیا ۔ مرہٹواڑہ ۔ کرناٹک اور تلنگانہ کے آنریبل ممبرس اس سے بخوبی واقف ہونگے کہ اس قسم کی انعامی اراضیات کے متعلق معاہدات ہوچکے ہیں ۔ قولداروں سے انعامداروں نے رقومات حاصل کرلی ہیں ۔ اگر آپ بھی دفعہ (۱۲) اون قولداروں سے متعلق کردینگے تو لامحالہ اون کو دوبارہ پریمیم یا معاوضہ دینا پڑیگا ۔ اور وہ بلا وجہ اس قانون کی زد میں آکر نقصان اٹھائیں گے ۔ اور جسکا یقینی امکان ہے ۔ اس خطرے کو رفع کرنے کے لئے اور اون عملی تجربات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو ہمیں آئے دن پیش آتے ہیں میں نے یہ پراویزو ایڈ کرنے کی خواہش کی ہے جس کا جواز ہر وہ آنریبل ممبر جانتے ہیں جو حالات سے واقف ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ آنریبل موور آف ذی بل بھی اس دفعہ میں میری یہ ترمیم کو قبول فرمائیں گے ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ (۵۷) پرسنٹ کے بارے میں جو ترمیم آئی ہے اوس سلسلہ میں بھی چند الفاظ میں کہونگا ۔ اس سلسلہ میں اس جانب سے آلٹرنیٹ(Alternate) طریقہ پر دو ترمیمات پیش کی گئی تھیں ۔ آنریبل موور آف دی بل کا عام طور پر یہ رجحان ہے کہ اگر ہم (۵۷) پرسنٹ کو (۵۰) پرسنٹ کرتے ہیں تو وہ مانتے نہیں ۔ اس لئے اس امر کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ اس سلسلہ میں زیادہ سے زیادہ موزوں ترمیم کیا ہوسکتی ہے ہاؤز کے اس جانب کے اور اوس جانب کے بھی چند آنریبل ممبرس نے امنڈمنٹس دئے ہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنریبل ممبر فرام سکندرآباد نے جو ترمیم پیش کی ہے وہ بہت سونچ سنجھ کر رکھا تھا ۔ لیکن اوس پر جس طریقہ سے پرس (Press) کرنا چاہئے تھا انہوں نے پرس نہیں کیا ۔ غالباً پارٹی کے پریشر (Pressure) کی وجہ سے پارٹی ڈسپلن کو پیش نظر رکھتے ہوئے انہوں نے ایسا نہ کیا ہو ۔ جو ترمیم آئی ہے اوس میں (۶۰) کو انہوں نے منظور کیا ہے ۔ اگر آنریبل موور آف دی بل کا رجحان ہاؤز کے سامنے آجائے تو دوسرے آنریبل ممبرس امنڈمنٹ تو امنڈمنٹ پیش کرینگے ۔ آنریبل ممبر فرام سکندرآباد نے (۶۰) پرسنٹ جو رکھا ہے وہ موزوں اور مناسب ہے ۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس جانب سے بھی ایسی ترمیم آجائے تو آنریبل موور آف دی بل اوسکو قبول کرلینگے ۔ ایک اور پراویزو ہماری جانب سے اس دفعہ میں ایڈ کرنے کے لئے تھا لیکن وہ موو نہیں ہوا ۔ اوس میں یہ کہا گیا تھا کہ ایسے انعامداروں سے نہ صرف معاوضہ نہیں لیا جارہا ہے بلکہ اراضیات بھی اون کے نام پٹہ کی جا رہی ہیں جنہوں نے کافی معاوضہ قولداروں سے حاصل کرلیا اور حقوق بھی منتقل کئے تھے اگر ایسے معاہدات ہوئے ہوں تو اون کو تسلیم کرکے انعامدار کے حقوق منسوخ اور قولدار کے حقوق تسلیم کئے جائیں ۔ اس پراویزو کی بہ نسبت

میرے پراویزو میں کچھ کمی ہے - مجھے امید ہے کہ هاوز سنجیدگی سے اس پر غور کریگا اور اس امنڈمنٹ کو قبول کرلیا جائیگا -

* شری ادھو راؤ پٹیل :— مسٹر اسپیکر سر - شری بی - ڈی - دیشمکھ نے پراویزو ایڈ کرنے کے لئے جو امنڈمنٹ پیش کی ہے میں اوس کے متعلق اپنے خیالات ظاهر کرنا چاهتا هوں - میں اس کے قبل کہه چکا هوں اس لئے نفصیل سے خیالات کو دهرانے کی ضرورت نہیں سمجھتا - مختصراً به عرض کرونگا کہ کمپنسیشن دلانے کے معاملہ میں بڑی فراخدلی سے حکومت نے کام لیا ہے - کانسٹی ٹیوشن جسکو همارے سامنے رکھا جاتا ہے وہ صحیح روشنی میں نہیں رکھا جاتا - میں نے کلاز (۳) پر بحث کرتے ہوئے کہا تھا کہ آپ جن اراضیات کو انعامدار کو پٹه پر دینے والے هیں اون کے متعلق کمپنسیشن دینے کی ضرورت نہیں اور نہ کانسٹی ٹیوشن کی صحیح تعبیر کرنے والا کوئی شخص اس کی تصدیق کرسکتا ہے - اگر اس بل پر خود آپ کے لیگل ڈپارٹمنٹ کی رائے لیجاتی ہے کہ جن اراضیات کا پٹه هم انعامدار کے حق میں کر رہے هیں کیا اوس کے لئے کمپنسیشن دینے کی ضرورت ہے تو مجھے امید ہے کہ حکومت کے لیگل اڈوائزر بھی میری هی تائید کرتے کیونکہ آرٹیکل (۳۱) کا کلاز (۱) صاف ہے -

مسٹر چیرمن :— وہ اسٹیٹ کی تعریف کے لئے نہیں ہے -

شری ادھو راؤ پٹیل :— اسٹیٹ کی تعریف میں میں نہیں لے رہا هوں - ڈپرائیویشن (Derivation) یا محروم کرنا هوتو قانون کے تحت هی کیا جاسکتا ہے غیر قانونی طور پر کسی شخص کو جائداد سے محروم نہیں کیا جاسکتا - کلاز (۲) میں کمپنسیشن کا اوس وقت سوال آتا ہے جب کہ جائداد کا قبضہ حکومت لے رهی هو - یا اوسکو اکوائر (Acquire) کر رهی هو - دونوں صورتوں میں مبادلہ معاوضہ دینا ضروری ہے - لیکن اگر کسی کی جائداد کو کانفسکیٹ (Confiscate) کرنے کا سوال آتا ہے یا اوسکو ڈپرائیو (Deprive) کرنے کا سوال آتا ہے تو پھر معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے - هائیکورٹ نے اپنے متعدد فیصلوں میں اس کو طے کیا ہے - آرٹیکل (۱) اور (۲) میں یہ فرق ہے - هم یہاں پر اون اراضیات کا قبضہ نہیں لے رہے هیں جو اوسکو دینا چاهئے - هم اون ساڑھے چار فیملی هولڈنگ کی اراضیات کا اکویزیشن نہیں کر رہے هیں - بلکہ صرف اون کا جو انٹرسٹ حاصل ہے اوسکو ابالش کر رہے هیں - اوسکو اکوائر نہیں کر رہے هیں - هم اون کو نہیں لے رہے هیں بلکہ کانفسکیٹ کر رہے هیں - هم اون کو ضبط کررہے هیں - جہاں حکومت جائداد اکوائر کرتی یا قبضہ لیتی تو معاوضہ دیا جاسکتا تھا لیکن یہاں تو حکومت ساڑھے چار فیملی هولڈنگ کی حدتک کوئی زمین نہیں لے رهی ہے - نہ اوسکا قبضہ لے رهی ہے اور نہ هی اوسکے حقوق حکومت کو منتقل هورہے هیں - حکومت تو اوسکو ختم کرنا چاهتی ہے - هم نے کئی بار کہا اور اب بھی کہتے هیں کہ اگر کاز (Cause) قوی هوتو کوئی لیگل اڈوائزر حکومت کو یہ رائے نہیں دے سکتا کہ حکومت ایسی اراضیات کو

جو اونکے قبضہ میں رہنے والی ھیں وہ لے لیں - بار بار کہنے پر بھی حکومت بے بہرہ ہوکر اگر انعامداروں کو معاوضہ دینا چاہتی ھے اپوزیشن کو سننا ھی نہیں چاہتی تو وہ دیسکتی ھے لیکن یہ کیوں کہا جاتا ھے کہ ھمارے پاس اسکولس کھولنے کے لئے پیسہ نہیں ھے - ڈیولپمنٹ کے کام کرنے کے لئے پیسہ نہیں ھے - اسطرح ایک طرف تو پیسے کی تنگی بتلائی جاتی ھے اور دوسری طرف غیر دستوری طور پر معاوضہ دیا جاتا ھے - یہ ناجائز ھے اور حکومت عوام کے پیسے کا ناجائز طور پر استعمال کر رھی ھے -

اسکے بعد آنریبل ممبر بی - ڈی - دیشمکھ صاحب کا امنڈمنٹ ھے بہت سے ایسے انعامدار ھیں جنکی زمینات منتقل نہیں ھوسکتی تھیں دستاویز نہیں ھوسکتے تھے لیکن اسکے باوجود منتقلیاں ھوئی ھیں انہوں نے سادے کاغذ پر بھی منتقلی کی ھے ایسے انتقالات کے لئے بھی یہ آرگیومنٹ کیا گیا تھا کہ ان سے پیسہ وصول کرنا یا انعامداروں کی زمینات کو معاوضہ دلانا میں سمجھتا ھونکہ یہ مناسب نہیں ھے - اسلئے میں امید کرتا ھونکہ مُوور آف دی بل ان دونوں امنڈمنٹس کو تسلیم کرینگے -

श्री. गोविंदराव मोरे (कंधार-आम) :—अध्यक्ष महोदय, कंम्पेनसेशन के सिलसिले में अमेंडमेंटस यहां पर पेश किये गये हैं और अुन पर जो बहस हुवी है अुसे मैंने सुना। दस्तूर का भी हवाला दिया गया लेकिन ऑनरेबल मेंबर फार सिकंदराबाद ने जो अॅमेंडमेंट पेश की है अुसे वैसे ही मंजूर की जाय तो वह "अिस्तहसाल बिलजब्र" होगा। यहां पर जो अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट पेश की गयी है और अुसमें जो कंम्पेनसेशन रखने के लिये कहा जा रहा है वह किसी पर जबरी नहीं होती। अुसमें जो ६० परसेंट कॉम्पेन्सेशन रखा गया हैं वह बिलकुल ठीक है। हरदम यह कहा जाता है कि कंपेनसेशन कम किया जाय। दफा दसपर जब बहस चल रही थी तबभी यही कहा गया कि अिनामदार को अभीतक काफी मुआविजा मिलचुका है और अब जियादा मुआविजा देने की जरूरत नही हैं।

مسٹر چیرمن :— کمپنسیشن کم کرنا نہیں بلکہ دینا ھی نہیں ھے -

श्री. गोविंदराव मोरे:—अिस लिये मैंने "अिस्तहासाल बिलजब्र" अलफाज का अिस्तेमाल किया था।

شری اے - گروا ریڈی :— کیا ۴۰ پرسنٹ کافی نہیں ھوتا ؟

श्री. गोविंदराव मोरे:—यह ४० परसेंट नाकाफी होता है। कॉम्पेनसेशन के लिहाज से बराबर नाकाफी है। आज आप बाजार में कपडा खरीदने के लिये जाते हैं तो आपको कम दाम में कपडा मिलता है। अिस का मतलब यह है कि आज बजार में किमतें गिर रही हैं, अिस लिहाज से ४० परसेंट काम्पेन्सेशन कम ही होता है अिस लिये अमेंडमेंट टु अमेंडमेंट जो ६० परसेंट कॉम्पेनसेशन के लिये लायी गयी है और जिसें मेंबर अिन्चार्ज ऑफ दी ओरिजनल अमेंडमेंट ने मंजूर किया है, अुसे मंजूर किया जाय तो मुनासिब होगा ।

* شری ایل - این - ریڈی :— اسپیکر سر - دفعہ ۲۱ میں جو ترمیات پیش ھوئی ھیں وہ انعامداروں کو معاوضہ نہ دینے کے لئے پیش ھوئی ھیں - اس دفعہ میں انعامداروں کو

خود کے انعام کے لئے اور قابض قدیم کے نام سے جن اراضیات کا پٹہ کیا جاتا ہے انکے متعلق معاوضہ مقرر کیا گیا ہے ۔ دوسرے یہ کہ جو قول ہے چاہے وہ محفوظ قول ہے یا غیر محفوظ انکے کے لئے ایک علحدہ کمپنسیشن مقرر کیا گیا ہے ۔ ابھی ایک آنریبل ممبر یہ بتلا رہے تھے کہ انعامداروں کو پٹہ کرنے کے بعد مزید معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے ہم پر معاوضہ دینے کا کوئی لزوم ہے ۔ اسکے باوجود یہاں ساڑھے سترہ گنا معاوضہ دینے کے لئے رکھا گیا ہے ۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک نہایت بارگراں ہے ۔ ہم یہ معاوضہ ایسے لوگوں سے وصول کر رہے ہیں جو ٹیننٹس ہیں ۔ ان سے وصول کرکے انعامداروں کو دینگے ۔ قابض قدیم کے نام سے وصول کرکے انکو دینگے اور اگر خود گورنمنٹ لے رہی ہے تو وہ بھی انعامداروں کو یہ معاوضہ ادا کریگی ۔ ایسے طریقہ کار یہاں بتلائے گئے ہیں ۔ ہم چاہتے ہیں کہ پٹہ جن اراضیات کا ہوچکا ہے اسکا کوئی معاوضہ نہ دیا جائے اور اگر کسی وجہ سے دینے کی نوبت آتی ہے تو ۱۰ سال سے زیادہ کا معاوضہ دیں ۔ ایسا امنڈمنٹ ہماری جانب سے پیش ہوا ہے ۔ اگر دس سال کا بھی معاوضہ دیتے ہیں تو یہ بھی زیادہ ہے کیونکہ ہم بلامعاوضہ کے پٹہ کر سکتے ہیں اور اس میں نہ کانسٹیٹیوشن درمیان میں آتا ہے اور نہ '' استحصال بالجبر ،، کا سوال پیدا ہوتا ہے ۔

دوسری چیز یہ ہے کہ قولداروں سے جو معاوضہ آپ وصول کرتے ہیں اسکا کتنے پرسنٹ دینگے ۔ اسکا ہمیں اندازہ نہیں ہے ۔ ہم سشن کے شروع ہونے سے ہی یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ کتنے ٹیننٹس ہیں اور یہ کس قسم کے ہیں ۔ اسکے فیگرس ہمیں بتلائے جائیں لیکن ہمیں کوئی فیگرس نہیں بتلائے گئے ۔ ایسی صورت میں ۶۰ ٹائمس آف دی لینڈ ریوینیو کے طور پر اور ۲۰ ٹائمس آف دی وٹ لینڈ کے لحاظ سے آپ ۶۰ پرسنٹ یا ۷۰ پرسنٹ یا جو کچھ بھی دینے کے لئے سوچ رہے ہیں وہ صحیح نہیں ہے ۔ گورنمنٹ کی جانب سے کئی مرتبہ یہ بتلایا گیا ہے کہ ایسی انعامی اراضیات ۱۰ لاکھ یا ۱۱ لاکھ مالگزاری کی ہیں ۔ اگر اس کو صحیح تسلیم کریں تو ہمیں کتنا معاوضہ دینا پڑیگا ۔ دوامی قولداروں سے شروع کرکے نان پروٹکٹڈ ٹیننٹ تک جائیے کیونکہ میرا خیال ہے کہ قابض قدیم تو ایک پرسنٹ سے زیادہ نہیں ہیں ۔ اب جو بھی رہ جاتے ہیں وہ پروٹکٹڈ ٹیننٹس ہیں یا نان پروٹکٹڈ ٹیننٹس ہیں ۔ آپ کی اس تعریف کے لحاظ سے پرمیننٹ ٹیننٹس بھی بہت کم ہیں ۔ انکی تعداد بھی ۵ - ۱۰ فیصد سے زیادہ نہیں ہوتی ۔ بفرض محال ہم آپکی تعداد کو تسلیم بھی کرلیں تو آپ پروٹکٹڈ ٹیننٹس سے ۴۰ ٹائمس آف دی لینڈ ریوینیو وصول کر رہے ہیں تو یہ ۱۰-۱۱ لاکھ کا ۴۰ گنا کتنا ہوتا ہے ۔ یعنی تقریباً چار کروڑ روپیے آپ قولداروں سے وصول کرکے انعامداروں کو دینا چاہتے ہیں ۔ گورنمنٹ یہ تو نامناسب سمجھتی ہے کہ اتنی بڑی مقدار میں رقم رعایا سے وصول کرکے انعامداروں کو دے ۔ اگر ہم قولداروں سے وصول بھی کر رہے ہیں تو انعامداروں کو دینا لازمی نہیں ہے بلکہ اسکو پبلک کے کاموں کے لئے استعمال کرنا چاہئیے ۔ اس لئے اپوزیشن کی طرف سے ۵۰ پرسنٹ کے لئے جو امنڈ منٹ دیا گیا ہے اسکو قبول کریں تو مناسب ہوگا ۔ ۵۰-۶۰ لاکھ

ایکر سے زیادہ زمین نہیں ہے - اگر آپ مکمل فیگرس حاصل کریں تو معلوم ہوگا کہ ۴-۵ لاکھ روپیہ دینا پڑیگا اس لئے میں امنڈمنٹ کی تائید کرتا ہوں -

ایک اور چیز یہ ہے کہ آنریبل ممبر بی - ڈی - دیشمکھ کی جانب سے ایک امنڈمنٹ پیش ہوا ہے جو بالکل درست ہے - اس امنڈمنٹ کا منشاء صرف اتنا ہی ہے کہ اب تک جن لوگوں سے انعامداروں نے معاوضہ وصول کرلیا ہے ویسے لوگوں کو آپ معاوضہ نہ دیں - وہ بیع نامہ کرکے یا اس کے مماثل اور دستاویز لکھکر قبضہ دئے ہیں - ایسے لوگوں کو دوبارہ معاوضہ نہ دینا چاہئے - اس امنڈمنٹ کا منشاء یہ نہیں ہے کہ دفعہ ۶ کے ضمن میں جو تعریف قبول کی گئی ہے ان کے حقوق کو تسلیم مت کیجئے - آپ کاشتکاروں کے حقوق چاہے وہ لاکھوں روپیے دئے ہوں تسلیم کرنا نہیں چاہتے کیونکہ ان کو خریدنے کا حق نہ تھا - اگر خریدنا چاہتے ہیں تو بقول ہمارے وزیر مال کی وہ اجازت لیکر خرید سکتے ہیں لیکن کتنے لوگ اجازت سے خرید سکتے ہیں وہ ہم سب کو معلوم ہے - اس لئے میں التجا کرتا ہوں کہ آپ ان کا لحاظ کریں - لیکن آپ ٹیننٹس کا لحاظ کرنے کے لئے آمادہ معلوم نہیں ہوتے - البتہ جہاں تک انعامداروں کو معاوضہ دلانے کا تعلق ہے اس کے لئے آپ تیار ہیں - ایسے لوگ جو خلاف قانون طریقوں سے معاوضہ حاصل کئے ہیں انہیں دوبارہ زبردستی ٹیننٹس سے پیسہ وصول کرکے مکرر معاوضہ کے طور پر دے رہے ہیں - اس کے معنے یہ ہوں گے کہ آپ خلاف ورزیوں کے لئے انعام دے رہے ہیں - خلاف ورزیوں کا معاوضہ دے رہے ہیں - انہیں دوہرا معاوضہ دیا جا رہا ہے ایک تو خرید و فروخت کے وقت اور دوسرے اب حقوق تسلیم کرکے ۲۵ یا ۲۰ پرسنٹ دلا رہے ہیں - ابھی تو موور آف دی بل کا منشاء معلوم نہیں ہوا کہ کیا دیں گے - لیکن ہمارا صاف صاف مطالبہ یہ ہے کہ قابض سے معاوضہ حاصل کئے ہیں تو ویسے انعامداروں کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے - ٹیننٹس کو تو آپ معاف ہی نہیں کرتے اور ہمارا یہ مطالبہ پہلے رد ہوچکا تو کم ازکم ٹریژری بنچس اس پر سوچیں - ہم تو کسی کا استحصال بالجبر کرنا نہیں چاہتے جب یہ گورنمنٹ کی طرف سے بار بار کہا جاتا ہے تو پھر اب زبان کیوں نہیں اٹھتی - جہاں قولدار کے حقوق پامال ہو رہے ہیں - وہاں کچھ نہیں کہتے لیکن یہاں معاوضہ کم کرنے کا سوال آتا ہے تو وہاں استحصال بالجبر وغیرہ کہتے ہیں - اس لئے میں ٹریژری بنچس سے سنجیدگی سے اس پر سوچنے کی خواہش کرتا ہوں اور یہ عرض کرتا ہوں کہ دو تین وقت معاوضہ دلانے کے لئے تیار نہ ہوں - جہاں لوگوں سے آپ وصول ہی کرتے ہیں تو کم ازکم وہ روپیہ عوام کی بہبودی کے لئے استعمال کیجئے - ان مفت خوروں کو یہ معاوضہ مت دیجئے -

ایک اور امنڈمنٹ جو موو نہیں کیا گیا ہے اس میں یہ تھا کہ جن لوگوں کے حقوق تسلیم نہیں کرتے ان کو سزا دیجئے - جو خلاف ورزیوں کے مرتکب ہوئے ہیں ان انعامداروں کے حق کو ضبط کرو - آپ اتنا سخت اسٹپ (Step) لیں گے ، مجھے ایسی تو امید نہیں تھی - لیکن کم ازکم وہ انعامدار جو رعایا سے معاوضہ حاصل کئے

ھیں ان کو مکرر معاوضہ دینے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں - یہی میری سوور آف دی بل
اور ٹریژری بنچس سے خواھش ھے -

* شری جی - گوپال راؤ (پاکھال) :— اس بل کا پورا مقصد اس دفعہ ۱۲ میں مرکوز ھے کیونکہ اس دفعہ میں یہ بتلایا گیا ھے کہ کن کن سے کتنا کمپنسیشن ملنے والا ھے - اس دفعہ میں آنریبل ممبر شری بی - ڈی - دیشمکھ صاحب نے جو امنڈمنٹ پیش کی ھے اس کی میں تائید کرتا ھوں - اور اگر چیرمن صاحب اجازت دیں تو میں امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ بھی سوو کروں گا - (I beg to move)

That at the end of the para, add the following words :—
"and such lands shall vest in the person who owned it immediately before that date".

مسٹر چیرمن :— اڈیشن کا امنڈمنٹ کیسے ھوسکتا ھے ؟

شری گوپال راؤ :— اٹ دی اینڈ آف دی کلاز اڈیشن کررھا ھوں کیونکہ اس کا مطلب پورا نہیں نکل رھا ھے - میرے امنڈمنٹ کا مطلب یہ ھے کہ آنریبل ممبر شری بی - ڈی - دیشمکھ صاحب نے جو امنڈمنٹ پیش کیا ھے اس کے لحاظ سے جو انعامی زمینات خریدی گئی ھیں اس کا کمپنسیشن دینے کی ضرورت نہیں ھے - میں اس کے ساتھ یہ چاھتا ھوں کہ خریدار کے نام سے پٹہ کیا جائے -

مسٹر چیرمن :— اور کوئی صاحب تو امنڈمنٹ سوو نہیں کر رھے ھیں - دیشمکھ صاحب کا امنڈمنٹ سوو ھو کر زمانہ ھوا - امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ آفٹر تھاٹ نہ ھونا چاھئے - جس وقت وہ سوو ھوا اس وقت ھی یہ امنڈمنٹ بھی آنا چاھئے تھا -

شری گوپال راؤ :— مجھے غور کرنے کے لئے کچھ وقت چاھئے تھا اس لئے اب سوو کر رھا ھوں -

Mr Chairman :--- Amendment to Amendment moved.

اب اور کوئی امنڈمنٹس تو نہیں آئیں گے ؟

شری گوپال راؤ :— دفعہ ۹ کے تحت جو انعامی زمینات ھیں جن پر مکانات بنائے گئے ھیں تو ان کا خود بخود پٹہ ھو جاتا ھے - میں اس کو ایوان کے ملاحظہ میں لاتا ھوں —

"Clause 9 : "Every private building, situated within an inam shall, with effect from the date of vesting, vest in the person who owned it immediately before that date."

اس کا مطلب یہ ھے کہ انعامدار کی زمین کا خریدار کے نام خود بخود پٹہ ھوجاتا ھے -
اب کلاز ۴ سی کے تحت یہ ھے -

Clause 4 (*c*) : "lands upon which have been erected buildings owned by any person other than the Inamdar".

دفعہ ۹ میں خریدار کے نام پٹہ کرنے کے لئے کہا گیا ہے اور ۱۲ کے تحت جو کمپنسیشن دیا جارہا ہے وہ نہیں دیاجائیگا اگر اس زمین پر بلڈنگس بنائے گئے ہیں۔ ابھی دیشمکھ صاحب کے امنڈمنٹ کے لئے یہ کہا گیا کہ کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے معاوضہ دینا ضروری ہے ۔ مجھے ایوان سے خاص طور پر یہ عرض کرنا ہے کہ وہ انعامی اراضیات جسے پیسہ دیکر خریدے ہیں اور جن پر بلڈنگس بنی ہیں ان کے لئے معاوضہ نہیں دے رہے ہیں۔ کیا اس میں کانسٹیٹیوشن کے لحاظ سے معاوضہ دینے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اب دفعہ ۳ بی اور سی کے تحت یہ کہا گیا ہے کہ

Clause 3 (2) (*b*): "All rights, title and interest vesting in the inamdar, Kabiz-e-Kadim, permanent tenant, protected tenant and non-protected tenant in respect of the inam land, other than the interests expressly saved by or under the provisions of this Act.: . . ."

اس تعلق سے ٹریژری بنچس یہ چاہتے ہیں کہ انعامی زمینات جہاں پر بلڈنگس بنائی گئی ہیں ان کا معاوضہ نہ دیا جائے اور آٹومیٹیکلی (Automatically) پٹہ ہوجائے۔ کیونکہ منسٹر صاحب خود چاہتے تھے اس لئے ایسا ایک کلاز رکھدیا گیا ہے ۔ دفعہ ۵ اور ٦ کے تحت جو پٹہ ہورہا ہے اور اس کے لئے پہلے کلاز میں جو پریمیم پروٹکٹڈ ٹیننٹ اور نان پروٹکٹڈ ٹیننٹ کو دینا چاہئیے وہ بتلایا گیا ہے ۔ لیکن چونکہ انکی رجسٹری نہیں ہوسکتی تھی ۔ انکا پٹہ نہیں ہوسکتا تھا اس لئے آپ ان سے اب مزید معاوضہ لے رہے ہیں لیکن بلڈنگس بنائی گئی ہیں تو ان کے حق کو محفوظ کررہے ہیں ۔ اگر کوئی شخص بلڈنگ بنانے کے لئے انعامی زمین خریدتا ہے لیکن ابھی بلڈنگ نہیں بنائی گئی ہے تو اس کو بھی وہی پریمیم دینا ہوگا جوکہ شخص کیا جائیگا ۔ ایسے ہی ایک کاشتکار نے ۱۰ ایکر انعامی اراضی خریدی ہے ایک ایکر پر اس نے بلڈنگ بنائی ہے اور ۹ ایکر پر کاشت کرتا ہے تو اسے ۹ ایکر کا پریمیم ادا کرنا پڑیگا ۔ اس سلسلہ میں مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ جو انعامی اراضیات خریدی گئی ہیں چاہے وہ بلڈنگ بنانے کی غرض سے ہوں یا زراعت کی غرض سے ہوں ان کا کمپنسیشن نہیں دیا جانا چاہئیے ۔ دفعہ ۹ میں یہ صاف طور پر بتلایا گیا ہے کہ بلڈنگ یا دیگر نان اگریکلچرل پرپز کے لئے استعمال کررہا ہو تو کیا ہوگا ۔

"Where an inam land has been converted for any purpose unconnected with agriculture, the holder of such land shall be entitled to keep the land provided that such conversion was not void or illegal under any law in force".

اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر وہ اگریکلچر کے سوا کسی دوسری غرض کے لئے استعمال کررہا ہے تو کمپنسیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ جب ان اغراض کے لئے کمپنسیشن دینا نہیں ہے تو پھر کاشتکار پر ہی یہ ذمہ داری کیوں ڈال رہے ہیں ۔

۶۰ پرسنٹ یا ۷۰ پرسنٹ جو بھی آپ طے کریں گے اوس سے دلائینگے تو کیا یہ جائز ہوسکتا ہے اسپر ٹریژری بنچس غور کریں ۔ ایک طرف بلڈنگ اور نان اگریکلچرل لینڈس کے لئے معاوضہ نہ دینا آپ تسلیم کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ایک گنٹہ سے لیکر ایک لاکھ ایکر تک جو زمینات انعام کی تعریف میں آتی ہیں انکا کمپنسیشن دیناھی پڑیگا ۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ دفعہ ۹ کے تحت بلڈنگ اور غیر زراعتی مقصد کے لئے جو زمینات استعمال ہورہی ہے ان کے لئے کانسٹیٹیوشن کے آرٹیکلس کیوں آڑے نہیں آتے ۔ وہاں کانسٹیٹیوشن اپلائی کیوں نہیں ہوتا ۔ اس سے مجھے شبہ ہوتا ہے کہ حیدرآباد کے اطراف و اکناف ٹریژری بنچس کے ممبرس اور منسٹر صاحب کی زمینات ہوں گی جن پر انہوں نے بلڈنگس بنائی ہیں اس وجہ سے کمپنسیشن نہ دینا طے کیا ہے ۔ اگر وہ انعامی زمینات نہ بھی خریدے ہوں تو شبہ ہوسکتا ہے ۔ اس لئے آنریبل ممبر شری بی ۔ ڈی دیشمکھ صاحب نے جو ترمیم پیش کی ہے اور اس میں میں نے جو امنڈمنٹ ٹو امنڈمنٹ دیا ہے اس کو قبول کرنا چاہئیے اور میں امید کرتا ہوں کہ ان کو قبول کرنے میں ٹریژری بنچس کو کوئی اعتراض نہوگا ۔

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— مسٹر اسپیکر سر ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مسٹر چیرمن :— کیا آپ کوئی امنڈمنٹ موو کرنا چاہتے ہیں ؟

شری کے ۔ وینکٹ رام راؤ :— دفعہ ۱۲ اس قانون کا ایک اہم دفعہ ہے ۔ انعامدار اور حکومت کے درمیان جو تعلقات ہیں اون کا تو تصفیہ ہوچکا ہے ۔ دفعہ ۱۲ کے تعلق سے تین قسم کے اشخاص ہیں جن کا کمپنسیشن سے تعلق ہے ۔ چھوٹے انعامدار بڑے انعامدار اور قابضین قدیم ۔ ان پر عملاً کیا اثر ہونے والا ہے میں اوس کے متعلق عرض کروں گا ۔ میں یہ بھی واضح کروں گا کہ اس قانون کی رو سے کمپنسیشن دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ دستور کے تحت بھی ہم مجبور نہیں ہیں ۔ اون انعامداروں کو جن کے پاس ہم ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ چھوڑ رہے ہیں اوس کے بعد جو زمین بچ رہے گی وہ ہم لے رہے ہیں تو صرف اوس کے لئے کیا معاوضہ ادا کرنے کی ضرورت ہے ۔ اس پر ہمیں غور کرنا چاہئیے اور قانونی بات کو ماننے کے لئے ایمانداری سے تیار رہنا چاہئیے ۔

آرٹیکل ۳۱ کے تحت انعامدار کے نام پر جو پٹہ کررہے ہیں اوس کے تحت معاوضہ دینے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اس قانون کا اثر کیا ہوگا وہ میں بتانا چاہتا ہوں ۔ اس قانون کا اثر یہ ہوگا کہ انعامی اراضیات پر جو مالگزاری معاف تھی اب ہم وصول کریں گے ۔ یعنی معافی مالگزاری کا نام انعام ہے ۔ ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ تک اس سے قبل جو محاصل مالگزاری عائد نہیں کررہے تھے اس قانون کے دفعہ ۳۴ یا ۳۵ کے تحت اون اراضیات پر بھی مالگزاری عائد کررہے ہیں ۔ اس سلسلہ میں آرٹیکل ۳۱ کی دو استشنائی صورتیں ہیں ۔ اس کے بعد ۳۱ اے ۔ بی آتا ہے ۔ ایک آنریبل ممبر نے اس پر کچھ آرگیومنٹس (Arguments) کئیے ہیں اون پر اظہار خیال کی ضرورت نہیں ہے ۔ البتہ

میں ایوان کے ملاحظہ میں آرٹیکل ۳۱ کا ضمن ۵ لانا چاھتا ھوں - کامپنسیشن کے سلسلہ میں دستور کا جو جنون آنریبل ممبرس آف دی ٹریژری بنچس کے سر پر جو غلط طور پر سوار ھوگیا ھے اس کو دور کرنا ضروری ھے - جو تصور کامپنسیشن سے متعلق بطور غلط قائم ھوگیا ھے اوس کو دور کرنا ضروری ھے - آرٹیکل ۳۱ کا ضمن ۵ یہ ھے -

"Nothing in clause 2 shall effect the provisions of any existing law other than a law in which provisions of clause 6 apply or the provisions of any law which the State may hereafter make for the purpose of imposing........

(بی) کا ضمن ۱ جو ھے اس پر میں زور دوں گا -

......for the purpose of imposing or levying any tax or penalty".

تو ھم کیا کررھے ھیں - ٹکس عائد کررھے ھیں - جو محاصل مالگزاری اب تک عائد نہیں تھا وہ عائد کررھے ھیں - آرٹیکل ۳۱ کے ضمن ۱ تا ۵ تک جو ھیں وہ پراویژن یہاں اپلائی (Apply) نہیں ھوتا - آرٹیکل ۳۱ کا ضمن ۵ ایک استثنائی شکل ھے - تو پورے قانون کا مطلب صرف یہ ھوا کہ ھم مالگزاری لے رھے ھیں تو ایسی صورت میں اس قانون کے تحت کوئی معاوضہ دینا ضروری نہیں ھے - اس کے بعد آرٹیکل ۳۱ (اے) آتا ھے - اس میں یہ ھے کہ اگر کوئی قانون پارلیمنٹ یا اسمبلی سے بنایا جائے اور اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل ھوجائے تو پھر کسی عدالت میں چیالنج (challenge) نہیں کیا جاسکتا - تو اب صرف یہ امر باقی رہ جاتا ھے کہ ھم پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل کریں - ٹریژری بنچس کے سامنے یہ واضح کرنا چاھتا ھوں کہ آرٹیکل ۳۱ (اے) کے تحت اسٹیٹ کی جو تعریف ھے اس میں انعام بھی داخل ھے - انعام اور معاف مالگزاری وغیرہ اس میں داخل ھے - اگر ھم اس قانون ادائی معاوضہ کے اصول کو رکھے بغیر پاس کرکے پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل کرلیں تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ھوں کہ حیدرآباد کی ھائیکورٹ میں جا کر کوئی چیالنج نہیں کرسکتا - صرف شرط یہ ھے کہ اس کو پریسیڈنٹ کی منظوری حاصل ھوجائے - جب ٹریژری بنچس کے لوگ وزیر بننے کے لئے یا دیگر ضروریات کے لئے اور اپنے مفاد کی خاطر حیدرآباد سے لیکر دھلی تک پیروی کرتے ھیں ویسے ھی اس عوامی فائدہ کے لئے بھی پیروی کریں تو مناسب ھوگا - کیونکہ پیروی میں تو آپ لوگ ثابت قدم واقع ھوئے ھیں - اگر بیچارے چھوٹے انعامداروں قابضین اور پبلک اکسچکر (Public exchequer) کے لئے پیروی کریں تو یقین رکھیے کہ حیدرآباد ھائیکورٹ کچھ نہیں کرسکے گا اور وہ قانون علی حالیہ قائم رھیگا - اس قانون انعامدار کے نام پر پٹہ کرنے کے سلسلہ میں کوئی معاوضہ نہیں رکھا گیا تھا یعنی حکومت کوئی رقم انعامدار سے نہیں لیتی تھی اس کے بعد ایک امنڈمنٹ ھماری طرف سے آیا - اوس کو دیکھکر منسٹر صاحب کی جانب سے ایک امنڈمنٹ پیش کیا گیا اس لئے ھم نے اوس کو واپس لے لیا - ایک اصول جو آپ کے ذھن میں

نہیں تھا اوس کو ہم نے پیش کیا - ٹریژری بنچس کے خواب میں بھی وہ چیز نہیں تھی - یہ
لطف کی بات ہے کہ انعامدار سے ۲۰ گونا معاوضہ لیتے ہیں لیکن قابض قدیم سے معاوضہ
نہیں لیے رہے ہیں - کیا قابض قدیم اور انعامدار کے ایک ہی حقوق ہیں - کیا قابض قدیم
کے حقوق انعامدار سے اعلی تر ہیں - لیکن جہاں دینے کا سوال ہوتا ہے وہاں
قابض قدیم کہیں غائب رہتا ہے - لیکن جہاں لینے کا سوال ہوتا ہے وہ حاضر ہوجاتا ہے -
اس وجہ سے میں نے ایک اسنڈمنٹ یہ پیش کی ہے کہ قابض قدیم کے جو الفاظ ہیں اور
اس کے نام پر ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ پٹہ کر رہے ہیں - ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے انعامدار -
انعامدار کے بعد قابض قدیم اوس کے بعد پروٹکٹیڈ ٹیننٹ اور اس کے بعد نان پروٹکٹیڈ
ٹیننٹ یہ سلسلہ ہے - اس طرح آپ پہلے پٹہ قابض قدیم کے نام پر کریں گے اور معاوضہ
انعامداروں سے لینگے - دفعہ ۴ اور ۵ کو پڑھنے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں
اور یہ صحیح نتیجہ ہے - جہاں قابض قدیم کے نام پر ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کا پٹہ
کرنے کا سوال ہے - یہاں یہ الفاظ ہیں کہ -

"Every Kabiz-e-Kadim shall, with effect from the date of vesting, be entitled to be registered as an occupant in respect of such inam lands in his possession which were under his personal cultivation and which, together with any lands he separately owns and cultivates personally, are equal to four and a half times the family holding".

(2) The Kabiz-e-Kadim shall be entitled to compensation from the Government as provided for under this Act, in respect of inam lands in the possession in excess of the limit specified in sub-section (1), whether cultivated or not".

میں دفعہ ۵ کو دو تین مرتبہ پڑھا ہوں - دفعہ ۵ تابع دفعہ ۴ نہیں ہے - وہ
تابع دفعہ ۴ نہیں ہے تو انعامدار و قابض قدیم دونوں کے رہنے کی صورت میں کس کے
نام پٹہ کرنے والے ہیں - یقیناً قابض قدیم کے نام پر پٹہ کرنے والے ہیں - قابض قدیم
سے حکومت کیا ۲۰ گونا معاوضہ لینے والی ہے آیا وہ انعامدار سے حاصل کرنے والی ہے یا کیا ہے
نہیں معلوم - اس کا سر ہے نہ دم - کیوں کہ قابض قدیم کو کوئی حقوق انعام نہیں دیئے
گئے ہیں وہ بطور ناجائز ہی خلاف قانون حقوق حاصل کیا ہے - بعض صورتوں میں
انعامدار پر اپنے اثر و رسوخ جما کر حاصل کیا ہے - آنریبل موور آف دی بل کی جانب
سے کلاز ۴ کے سلسلہ میں جو امنڈمنٹ آیا ہے اوس کو میں ہاؤز کے اطمینان کی خاطر
پڑھتا ہوں -

"No Inamdar shall be registered as an occupant of any land under sub-section (1), unless he pays to the Government as premium an amount equal to twenty-five times the difference between the judi or quit-rent, if any paid by him and

the land revenue payable in respect of such land. The amount of premium shall be payable in not more than ten annual instalments along with the annual land revenue and in default of such payment, shall be recoverable as arrears of land revenue due on the land in respect of which it is payable.'

اس کے بعد ۲۰ ٹائمس لینڈ ریوینیو جو لے رہے ہیں وہ قابض قدیم سے نہیں لیں گے ۔ پٹہ قابض قدیم کے نام کریں گے اور جو معاوضہ ۲۰ ٹائمس کوئٹ رنٹ (Quit rent) اور لینڈ ریوینیو (Land revenue) کا ڈیفرنس (Difference) لے رہے ہیں وہ کس سے لیں گے ؟

श्री. देवीसिंग चौहान:—आप गलत समझा रहे हैं।

شری کے۔ وینکٹ رام راؤ:— انعامدار سے ۲۰ گونا لیں گے اور ۲۰ گونا دیں گے لیکن جہاں قابض قدیم ہے وہاں کس سے لیں گے ۔ پٹہ کرنا قابض قدیم کے نام پر اور انعامدار کو معاوضہ ادا کرنا ۔ غلط فہمی نہیں ہو رہی ہے قابض قدیم کے الفاظ سپلیمنٹری لسٹ میں نہیں ہیں ۔ دفعہ ۵ کے تحت قابض قدیم کے نام پٹہ کریں گے معاوضہ نہیں لیں گے ۔ انعامدار سے معاوضہ لیں گے اور انعامدار کو معاوضہ دیں گے ۔ انعامدار سے معاوضہ لیں گے ۲۰ گونا اور انعامدار کو معاوضہ دیں گے ۲۰ گونا اور پٹہ جو کریں گے ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کا وہ انعامدار کے نام پر نہیں کریں گے بلکہ قابض کے نام پر کریں گے ۔ لیکن معاوضہ کس سے وصول کریں گے سرکاری خزانہ میں جو رقم آنے کی ہے وہ ڈوب جارہی ہے چھوٹے انعامدار کی حد تک " مرغا لنڈورا ہی بھلا " کا قصہ ہو جائے گا کیونکہ ہم اس سے بھی پیسے لے رہے ہیں ۔ اس کے بعد یہ دیکھئے کہ اس کا اثر کیا ہونے والا ہے ۔ دفعات ۴ - ۵ اور ۶ کے تحت پروٹکٹیڈ ٹیننٹ کو حصہ دے رہے ہیں ۔ نان پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ کو دے رہے ہیں ۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ٹیننسی ایکٹ سے مقابلہ کیا جائے تو رقم کم معلوم ہوگی ۔ یہ اکیڈیمک ڈسکشن آپ کر رہے ہیں ۔ اور چھوٹے انعامدار جو رہیں گے اون کا کیا حشر ہوگا ۔ وہ پیسے دیکر اپنے نام پر پٹہ کریں گے ۔ یہاں دو طریقے کے انعامداروں کے متعلق سوچا جا رہا ہے ۔ ایک تو ایسے لوگ جن کے پاس ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے زیادہ اراضی ہے ۔ اور ایسے لوگ جن کے پاس اس سے کم اراضی ہے ۔ جہاں ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے کم اراضی ہے اوس کے نام پر پٹہ کریں گے اور اوس سے (۲۰) گونا معاوضہ لیں گے ۔ اب ایسے شخص کے متعلق غور کیجئے جس کے پاس ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے زیادہ اراضی ہے ۔ ساڑھے چار کی حد تک تو اوس کے نام پٹہ کریں گے ۔ اور زائد اراضی کے لئے اوس کو معاوضہ دیں گے ۔ مجھے تو یہ معلوم ہو رہا ہے کہ صرف بعض لوگوں کو درشٹی میں رکھکر ہی یہ قانون بنایا گیا ہے ۔ بدقسمتی یا خوش قسمتی سے میری کانسٹی ٹیونسی میں دو قسم کے لوگ ہیں ۔ یعنی چھوٹے اور بڑے دونوں انعامدار ہیں ۔ ایسے لوگ بھی ہیں جن کے پاس چار ہزار ایکر اراضی ہے ۔ میں ان دونوں کا مقابلہ کرکے بتاتا ہوں ۔

ایک انعامدار ہے جو نصف محاصل کی حد تک معافی کا انعامدار ہے - یعنی چار ایکر تری اراضی کے لئے اگر سو روپیہ دینا ضروری ہے تو وہ نصف مالگزاری ادا کریگا یعنی (۵۰) روپیہ - اب اگر دیکھیں تو اس (۵۰) روپیہ کا (۲۰) گونا (۱۲۰۰) روپیہ ہوتے ہیں - وہ اگر اس چار ایکر اراضی کو بیچے گا تو وہ (۲۰) گونا جو حکومت کو ادا کرتا ہے ادا نہیں کرسکے گا - کیونکہ وہاں اوس کی وہ مارکٹ ویالیو نہیں ہے - اور دوسری طرف اوس کو مارکٹ میں اراضی خریدنے کی زیادہ سہولت ہے - اوس کے لئے اس اراضی انعام سے دستبردار ہونا سہل ہے گو کہ اس کو ۲۰ گونا مجرا ملیگا - یہ شخص خاص صورتوں میں نقصان دہ ثابت ہوگا - ایسا انعامدار جس کے پاس چار ہزار ایکر اراضی ہے اوس کے نام پر ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ اراضی تک پٹہ ہوگا - میں نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ پٹہ قابض قدیم کے نام پر ہوگا یا انعامدار کے نام پر ہوگا - میں ان جھگڑوں میں جانا نہیں چاہتا - کیونکہ وہ دونوں ایک ہی سطح پر ہیں - اگر اوس کے نام ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ کا پٹہ ہو جاتا ہے تو وہ گو رقم سرکار کو ادا کرتا ہے مگر ساڑھے چار فیملی ہولڈنگ سے زائد اراضی رکھنے والا پورے چارہزار ایکر کے لئے رقم ادا نہیں کر سکتا - فرض کیجئے کہ سو ایکر ساڑھے چار فیملی ہولڈ نگ کی تکمیل کرتے ہیں اور وہ اراضی اوس کے نام پر پٹہ ہو جاتی ہے باقی چار ہزار میں سے اگر دو سو ایکر بھی نکال دیں تو مابقی اراضی کے لئے اوس کو معاوضہ ادا کرنا ضروری نہیں - بلکہ اس کو معاوضہ ملیگا - بعض آنریبل ممبرس کو دیہات کا یا انعامی اراضیات کا تجربہ نہیں ہے اس لئے وہ کہتے ہیں کہ (۴۰) کی بجائے (۶۰) کافی ہے - لیکن اس مثال میں دیکھئے کہ تین ہزار سے زائد اراضی کے لئے وہ ایک حبہ سیاہ حکومت کو ادا نہیں کرتا - اس تین ہزار آٹھ سو ایکر اراضی کا بیس گونا اگر دیکھا جائے تو سات ہزار سے زائد رقم بطور معاوضہ قابض قدیم یا انعامدار کو ملے گی - اس لئے وہ آسانی سے حکومت کو ادا کر سکے گا - اس کو گھر سے کچھ بھی رقم دینے کی ضرورت نہیں - میں یہ واقعہ بیان کر رہا ہوں میری کانسٹی ٹیونسی حیدرآباد سے (۲۰) میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جہاں کا یہ واقعہ ہے - یہاں (۷) ہزار روپیہ قابض قدیم یا انعامدار کو دلا رہے ہیں اور حکومت اوس سے کیا لے رہی ہے - صرف دو یا تین ہزار روپیہ اوس دو سو ایکر اراضی کے لئے جو اوس کے نام پٹہ ہو رہی ہے - گویا ۴ یا ۵ ہزار روپیہ آپ اوس کو ادا کر رہے ہیں - اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایسا انعامدار نہایت آسانی کے ساتھ (۴) ہزار روپیہ دے دیگا - اور یہ رقم آپ وصول کس سے کریں گے (میں یہ عرض کروں گا آنریبل منسٹر آف دی بل میری اس بحث کو اچھی طرح سن لیں) اون لوگوں سے وصول کریں گے جن کے پاس اس سے کم اراضی ہوگی - اس کے بعد جو بچیگا وہ پروٹکٹیڈ ٹیننٹ سے وصول کریں گے - پرمیننٹ ٹیننٹ سے وصول کریں گے - اور اس کے بعد نان پروٹکٹیڈ ٹیننٹ سے وصول کریں گے - غرض ان تمام لوگوں سے وصول کرکے (۵۶) ہزاروں روپیے کی پوٹلی اوس بڑے انعامدار کو دیں گے تاکہ وہ آپ کے عمر و اقبال کی ترقی میں ہمیشہ دعا کرتا رہے - میں سمجھتا ہوں کہ یہ قانون چھوٹے انعامداروں کے حق میں زہر قاتل ہے - اور اون کے لئے نقصان دہ ہے - یہ قانون صرف اون مٹھی بھر بڑے انعامداروں

اور قابض قدیم کے فائدہ کے لئے ہے جو ہمارے تصور میں ہیں - دفعہ (۱۲) کیوں رکھا گیا ہے - اس سے کیا نتائج مترتب ہوں گے - چھوٹے انعامدار یہ کہیں گے ایسی اراضی انعام ہم نہیں لیتے - وہ لوگ اس اراضی کا معاوضہ ادا کرنے کی بجائے دوسری اراضی خرید لیں گے - البتہ بڑے انعامدار آپ کے قانون کا بڑی خوشی سے خیر مقدم کریں گے - تلگو میں ایک مثل ہے -

"కాకులను కొట్టి గద్దలకు వేయుట."

یعنی کووں کو مارکر اون کا گوشت چیلوں کو ڈالا جائے - آپ بڑے دھرم داتا اور ان داتا بن کر یہ کام کرنے والے ہیں - میں کہوں گا کہ اس کے بہت سیریس نتائج ہونے والے ہیں - میں اس کے اسکوپ پر غور کرنے کے لئے اوس طرف کے آنریبل ممبرس کو دعوت دیتا ہوں - صرف یہ کہنا کہ واقعی (۴۰) کی بجائے (۶۰) فیصد بھی بہت کم ہوجاتا ہے اس طرح آنسو ٹپکانے سے فائدہ نہیں ہوگا - اس قانون کے اصل اپلیمنٹیشن پر غور کیا جائے - اس قانون کے جو برے نتائج ہونے والے ہیں اوس پر تین دن تک کہہ سکتا ہوں - کیا آپ کا یہ قانون کوئی پروگریسیو قانون کہلایا جاسکتا ہے - یہ ایک ردی قانون ہے جو چھوٹے انعامداروں اور کسانوں کو ختم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے - چھوٹے انعامدار کے نام پر جو پٹہ ہوگا وہ ریزمپشن کی صورت میں ہوگا - اگر ریزمپشن (Resmuption) کے لئے تیار نہیں ہے تو اوس کے نام پر پٹہ نہیں ہوگا - گویا نان پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ پہلے سلسلہ میں ہی ختم ہوجاتے ہیں - اور اسکے بعد پروٹیکٹیڈ ٹیننٹ اور بعد میں دوامی قولدار وغیرہ ختم ہوتے ہیں - ان کے ختم ہونے کے بعد جو لوگ رہ جاتے ہیں وہ آپ کے دوست بڑے انعامدار اور قابض قدیم ہیں اور جن کے فائدہ کے لئے یہ قانون بنایا گیا ہے - میں نے اس سے پہلے بھی کہا تھا کہ یہ ردی قانون اس کو واپس لے لیجئے -

[*Mr. Deputy Speaker the Chair*]

اس قانون میں کچھ بھی نہیں ہے - یہ اگر یرین ریفارمس کی دوسری کڑی نہیں ہے - میں جو عرض کررہا ہوں وہ بیر فیکٹس (Barefacts) ہیں - صرف یہاں بیٹھ کر آئیز اور " نو " کہہ کر قانون پاس کرالینے سے فائدہ نہیں ہوگا - باہر کے لوگ کیا کہینگے - منسٹر صاحب کے پاس تو بڑے لوگ ہی اپروچ (Approach) کرسکتے ہیں وہ اون ہی کی تائید کرینگے لیکن چھوٹے لوگ کیا کہینگے قانون کا مقصد حاصل کرنا ہے تو قانون کو سیدھا صاف بنانا چاہئے - عام محاصل مالگزاری کے سلسلہ میں جہاں ری سٹلمنٹ (Re-settlement) نہیں ہوا وہاں فی روپیہ محاصل مالگزاری کیا ہے اسکا تصفیہ آپ کرسکتے ہیں جہاں پچاس روپیہ محاصل ہے وہاں سو روپیہ لے سکتے ہیں - لیکن یہاں دفعہ (۳) رکھ کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ یہ حکومت کو وسٹ ہورہے ہیں اسلئے ایسا کیا جارہا ہے - حالانکہ وہ وسٹ نہیں ہورہے ہیں وہ حقوق پہلے سے بھی حکومت میں مالک اعلیٰ کے حیثیت سے موجود ہیں - اس لحاظ سے میں عرض کرونگا کہ اس سے بڑھکر کوئی قانون

ردی نہیں ہوسکتا - میں چیلنج کے ساتھ کہہ سکتا ہوں اور مثالیں دے کر اوس طرف کے آنریبل ممبرس کو کنونس (convince) کرسکتا ہوں یہ قانون مناسب نہیں ہے - جو لوگ اس قانون کو پروگریسیو (Progressive) کہتے ہیں اونکو میں دعوت دیتا ہوں کہ عملی تجربہ کی بناء پر اس قانون کو دیکھیں - میں اون کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ میری کانسٹی ٹیونسی میں جو صرف (۲۰) میل کے فاصلہ پر ملکا پور سے کچھ دور واقع ہے آئیں اور دیکھیں - وہاں آپ کو ایسے انعامدار ملینگے - میں یہ نہایت جرائت کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ بعض خاص لوگوں کو پیش نظر رکھکر اور اون کے ہی فائدہ کے لئے ہی یہ قانون بنایا گیا ہے - گدوال کی رانی اور ونپرتی کے راجہ کو فائدہ پہنچانے کے لئے بنا یا گیا ہے - یہ بالکل غلط اور غیر ضروری قانون ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— اسپیکر سر - اس دفعہ کے ضمن (۱) میں سے دفعات ۴ اور ۵ کے الفاظ کو نکالدینے کے متعلق بہت شد و مد سے بحث کی گئی ہے - اس میں انعامدار اور قابض قدیم کے الفاظ ہیں - یہ کہا جارہا ہے کہ جب قابض قدیم کے نام یا انعامدار کے نام پٹہ کرتے ہیں تو اون سے معاوضہ نہیں لیتے پھر اون کو زائد اراضی کا معاوضہ کیوں دیا جائے - یہ بھی کہا جارہا ہے کہ انعامدار سے جو پریمیم لیے رہے ہیں وہ بہت زیادہ ہے - غریب انعامدار ڈوب جائیگا - یہ تصور آنریبل ممبرس آف دی اپوزیشن کے دلوں میں کب سے پیدا ہوا میں نہیں جانتا - پہلے یہ تصور تھا کہ انعامداروں کا قتل عام کردینا چاہیئے - کیونکہ وہ عرصہ دراز سے مفت خوری کرتے آرہے ہیں - آپ جب اون کو خرید و فروخت کا حق دے رہے ہیں تو اون سے کافی معاوضہ لینا چاہئیے - میں اون آنریبل ممبرس کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اب وہ بھی سمجھنے لگے ہیں کہ انعامدار بھی آخر انسان ہوتا ہے - اس کے بھی حقوق ہیں - اب وہ یہ کہنے لگے ہیں کہ انعامدار پر اتنی رقم بوجھ ہو گی اون سے اتنا معاوضہ کیوں لیا جاتا ہے - اگر معزز ممبران دو اور دو چار کا حساب کرلیتے تو شائد اتنی بحث نہ کرتے - آپ یہ حساب لگا نا تو بھول گئے اور محض الفاظ کی طرف مائل ہو گئے - ہم نے خواہ قولدار پر ہو یا انعامدار پر ہو معاوضہ کا جو بوجھ ڈالا ہے وہ بہت ہی ریزن ایبل (Reasonable) ہے - ٹیننسی ایکٹ کے معاوضہ کے مقابلہ میں وہ بہت ہی کم ہے - اگر میں حساب بتاؤں تو آپ کی بحث ختم ہوجائیگی - انعامدار کے چٹ لگان اور زر مالگزاری میں جو فیصد (۲۵) سے کم تفاوت ہوتا ہے اوس کا (۲۰) گونا دینا ہم نے طے کیا ہے -

ہمارے ملک میں چٹ لگان ۵ فیصد انعامات پر بھی نہیں ہے ۵ فیصد سے کم انعامات پر ہے - اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ۲۰ گونا معاوضہ ان سے ملتا ہے - اگر کہیں چٹ لگان موجود ہے تو اس کے تفاوت کے لحاظ سے مالگزاری کا ساڑھے سترہ گونا ملتا ہے - اس طرح انعامدار کو ساڑھے سترہ گونا یا بیس گونا ملتا ہے - اسکی نسبت یہ کہا گیا کہ یہ ناجائز طور پر دیا جارہا ہے جس انعام پر قابض قدیم کا قبضہ رہتا ہے اس کا پٹہ اس کے نام بلا کسی پریمیم کے کرنا چاہیئے -

یہ برائے نام بھی معاوضہ نہیں ۔ میں اس سے پہلے بھی مختلف دفعات پر بحث کے دوران میں کہہ چکا ہوں کہ کانسٹی ٹیوشن کے جس دفعہ ۳۱ کا حوالہ آپ دیتے ہیں اسی کے لحاظ سے یہ معاوضہ دینا ضروری ہے ۔ قابض قدیم کے قبضہ میں اراضی انعام رہتی ہے ۔ قابض قدیم کے نام سے بھی پٹہ کرتے ہیں ۔ جب انعام سرکار ضم کرلیے رہی ہے تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ قابض قدیم جو زر مالگزاری انعامدار کو ادا کرتا تھا وہ تاریخ ضم سے سرکار کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا ۔ انعامدار جو کچھ قابض قدیم یا دوسروں سے اس اراضی کے بارے میں پاسکتا تھا وہ اس کے بعد پانے کا مستحق نہوگا بجز اس کے کہ جو کچھ بھی معاوضہ اس قانون کی رو سے ہم اس کو دیں ۔ آپ یہ دیکھئیے کہ انعامدار سے ہم کچھ لیے رہے ہیں یا نہیں ۔ انعامدار کو جس استفادہ کا حق حاصل تھا کیا وہ متاثر ہورہا ہے یا نہیں اور جب ہم متاثر کررہے ہیں تو اس کا معاوضہ دیناہی پڑیگا ۔ دفعہ (۳۱) میں تین الفاظ ہیں ایک تو جائداد منقولہ دوسرے جائداد غیر منقولہ یا تیسرے ان میں کوئی حق ہو ۔ جب یہ حق لیتے ہیں تو معاوضہ دینا پڑتا ہے ۔ اس کے بغیر انعام کو ضم نہیں کرسکتے ۔ انعامدار کی جو آمدنی ہم سلب کررہے ہیں اس کے لئے معاوضہ دینا پڑیگا ۔ آپ یہ کہینگے کہ حکومت کے خزانہ میں اتنا پیسہ کہاں سے آئیگا جو معاوضہ اس طرح ادا کیا جائے ۔ ہم نے س کے ائیے دوسری گنجائش رکھی ہے ۔ اور میں کہوں گا کہ اس طرح انعامدار کو معاوضہ دینے کے بعد بھی مجموعی طور پر حکومت کو کافی بچت ہو گی ۔

شری کے ۔ وی ۔ رام راؤ :— قابض قدیم اور انعامدار دونوں کے حقوق رہنے کی صورت میں آپ کس کو ترجیح دیں گے ؟

شری کے ۔ وی ۔ رنگا ریڈی :— قابض قدیم کو اسکے قبضہ کے لحاظ سے ترجیح دیجائیگی ۔ اور انعامدار کو اس کے استفادہ کے حق کے لحاظ سے ترجیح دیجائیگی ۔ دونوں میں تمیز کرنے کا سوال نہیں ہے ۔ انعامدار محاصل کے استمتاع کا جو حق رکھتا ہے اس حق کی حد تک اسکو ترجیح دینگے ۔ قابض قدیم کے تعلق سے میں نے بتایا کہ قابض قدیم سے کیوں پریمیم نہیں لے رہے ہیں ۔ اس وجہ سے نہیں لے رہے ہیں کہ آپ قابض قدیم کو کچھ نہیں دیتے ہیں ۔ ہم نے قابض قدیم کی جو تعریف کی ہے اس کے لحاظ سے اسکو اراضی پر مستقل قبضہ کا حق پیدا ہوگیا اسلئے اسکے نام پٹہ کیا جاتا ہے اور سرکاری کاغذات میں اس حد تک اس کا نام درج کر رہے ہیں ۔ تاکہ ریکارڈ کی سہولت رہے ۔ اسکو کوئی حق نہیں دے رہے ہیں ۔ اسلئے اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے ۔ اسلئے اسکو معاوضہ دینے کا کوئی سوال نہیں ہے ۔ دفعہ (۳۱) کے لحاظ سے جو معاوضہ رکھا گیا ہے وہ کلیتاً صحیح ہے ۔ دوسرے قابضین کو ٹیننسی میں بلا لحاظ اسکے کہ وہ قابض قدیم ہے یا محفوظ قولدار ہے ریگڑ میں مالگزاری کا ۷۰ گونا ۔ چلکا میں مالگزاری کا ۶۰ گونا ۔ تری زیر پارکم یا زیر باؤلی ہے تو مالگزاری کا ۴۲ گونا معاوضہ قرار دیا گیا ہے ۔ پٹہ دار کو یہ دلاتے ہیں ۔ پٹہ دار کی زمین پر ملکیت تو مشروط ہے کہ وہ مالگزاری ادا کرے ۔ ورنہ اسکا وہ حق ساقط ہوتا ہے ۔ اسطرح وہ ” مالک

مشروط ،، ہے - ,, مالک کامل ،، نہیں ہے - اسکے باوجود اسکو ۲۴ گونا ۶۰ گونا اور ۷۰ گونا قولدار سے دلاتے ہیں - لیکن انعامدار تو بلا ادائی مالگزاری زمین سے اشتفاد کا حق رکھتا ہے ....

شری گروا ریڈی :— یعنی مفت خور ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— ہمیں یہ دیکھنا نہیں ہے کہ وہ مفت خور ہے یا کیا ہے - ہمیں تو یہ دیکھنا ہے کہ اس سے جب کوئی چیز جس سے کہ وہ استفادہ کر رہا تھا لے رہے ہیں تو اسکو کیا معاوضہ دینا چاہئیے - ممکن ہے انہیں یہ عطا کم عقلی سے کی گئی ہو - یا عقلمندی سے کی گئی ہو یہاں اس کی بحث نہیں ہے - لیکن اب ہم اسکے اس حق استفادہ کو سلب کر رہے ہیں - ہم نے خشکی میں پرمیننٹ ٹیننٹ کیلئے صرف ۱۰ گونا رکھا ہے - یہاں جو ۷۰ فیصد رکھا گیا ہے اسکو ۶۰ فیصد کرنے کی جو ترمیم پیش کی گئی ہے اسکو میں قبول کرلے رہا ہوں - اس ۶۰ فیصد کے حساب سے ۲۵ میں سے ۶۰ فیصد یعنی ۱۵ گونا مالگزاری انعامدار کو ملتی ہے - اس طرح وہاں ۷۰ گونا ہے تو ہم یہاں ۶۰ گونا کررہے ہیں -

شری گروا ریڈی :— پٹہ دار تو حکومت کو کچھ نہ کچھ دیا کرتا تھا لیکن انعامدار تو اب تک مفت ہی کھاتا رہا -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :— میں اس ہاؤز کے ایک آنریبل ممبر سے ایسی بات سننے کے لئے تیار نہیں ہوں - آنریبل ممبر جو کچھ بھی اعتراض کریں انہیں قانونی طور پر اعتراض کرنا چاہئیے - وہ خود یہاں قانون بنانے کے لئے بیٹھے ہیں - گذشتہ زمانہ میں انہوں نے کیا کیا تھا - اس کا کیا فائدہ ہوا کیا نقصان ہوا - انہیں کیا سزا دینی چاہئیے - یہ باتیں اس وقت ہم یہاں نہیں سوچ رہے ہیں - آج ہم ان سے ایک چیز لے رہے ہیں اور انہیں اس کا معاوضہ دینا ہے - اسطرح ہم نے ۷۰ کی بجائے ۱۰ گونا معاوضہ یعنی پانچواں حصہ ان کے لئے رکھا ہے تو ہم نے کیا غلطی کی - بلکہ مجھے تو شک ہے کہ یہ ۱۰ گونا جو ہم رکھے ہیں وہ دستور کے لحاظ سے آئندہ جائز ہوسکتا ہے یا نہیں -

اسی طرح محفوظ قولدار کے لئے ۷۰ گونا میں سے ۲۴ گونا رکھا ہے - ریگڑ چلکہ میں ہم نے فرق نہیں کیا ہے - ۴۰ گونا لیتے ہیں - اس میں سے ۲۴ گونا انعامدار کو ملتا ہے - اسی طرح غیر محفوظ قولدار کے لئے ۶۰ - ۷۰ گونا وہاں ہے اس میں سے ۳۶ گونا انعامدار کو ملتا ہے باقی سرکار کو ملیگا -

تری میں پرمیننٹ قولدار سے ۹ گونا لیا جاتا ہے - اس میں سے انعامدار کو $\frac{۲}{۵}$ گونا ملتا ہے - محفوظ قولدار سے ۱۳ گونا لیتے ہیں تو انعامدار کو $\frac{۳}{۵}$۷ گونا دیا جاتا ہے - اسی طرح غیر محفوظ قولدار سے ۲۰ گونا لیتے ہیں تو ۱۲ گونا انعامدار کو دیتے ہیں - ٹیننسی میں اور اس میں چار گونا کا فرق ہے - ہم نے انعامدار کو جو معاوضہ رکھا

ہے وہ معمولی معاوضہ ہے ۔ اور یہ محض اسلئے رکھا گیا ہے کہ کہیں یہ قانون کورٹ آف لا میں چیلنج نہ ہو ۔ اسکو حتی الامکان دستور کے زد سے بچانیکی کوشش کی گئی ہے ۔

آپ نے فرمایا کہ چھوٹے انعامداروں کو مشکلات ہوتی ہیں ۔ وہ ڈوب گئے ۔ جس حد تک پریمیم وصول ہوتے ہیں اوس حد تک پٹہ کیا جاتا ہے ۔ آپ یہاں چھوٹے انعامداروں کی تائید کر کے ہمدردی ظاہر کرتے ہیں ۔ لیکن جب آپ انعامدار کو مفت خور کہہ رہے ہیں تو چھوٹا انعامدار بھی مفت خور ہوگا اور بڑا انعامدار بھی ۔ چھوٹا کم مفت خور ہوگا تو بڑا زیادہ مفت خور ہوگا ۔ آپ تمام واقعات اور حقائق کو تو نہیں دیکھتے ۔ یہ معلوم تک نہیں ہوتا کہ آپ انعامدار پر مہربانی کرنا چاہتے ہیں یا قولدار پر ۔ ایک طرف تو انعامدار کے مفاد کے نام پر ہم پر حملہ کرتے ہیں تو دوسری جانب قولدار کے مفاد کا نام لیکر ہم پر حملہ کرتے ہیں ۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقصد محض حملہ کرنا ہے ۔ اس تصور کو آپ ذہن سے نکالدیجئے ۔ تب ہی آپ اس قانون کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں ۔ اس میں ۵ ے کی بجائے ۶ گونا زر مالگزاری رکھنے کے لئے جو ترمیم آئی ہے اسکو میں منظور کرلیتا ہوں ۔ اسی ترمیم کے ساتھ یہ دفعہ منظور ہونا چاھئے ۔ اسکے سوا جو ترمیمات پیش ہوئی ہیں وہ نامنظور ہونی چاھئیں ۔ ایک صاحب نے ۵۰ فیصد رکھنے کی ترمیم پیش کی ہے ۔ وہ بھی اس لحاظ سے قابل قبول نہیں ۔

فقرہ (۳) سے متعلق یہ ترمیم آئی ہے کہ " شرط یہ ہے کہ جملہ معاوضہ جو کسی انعامدار کو دیا جائیگا . . . ۵ سے زائد نہو " ۔ میں نے فقرہ (۳) کو حذف کرنے کی ترمیم پیش کی ہے ۔ یہ ترمیم اس لئے نامنظور ہونی چاھئے . . . .

شری کے ۔ اننت ریڈی :— بعد میں اس ترمیم پر ترمیم آئی ہے اور وہ پورے کلاز کو حذف کرنے کے بارے میں ہے ۔

شری کے ۔ وی ۔ رنگاریڈی :— معاوضہ معین کرنے کے بارے میں جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے اس پر کوئی شرط رکھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ آپ جتنی جائداد سے محروم کررہے ہیں اوتنی جائداد کا معاوضہ دینا پڑیگا ۔ اگر ایک ایکر ہے تو ایک ایکر کا معاوضہ اور . . . ۱ ایکر ہیں تو ایک ہزار ایکر کا معاوضہ دینا پڑیگا ۔ یہ کہنا کہ دس ہزار ایکر لینگے تو پانچ ہزار کا معاوضہ دینگے اور پانچ ہزار کا معاوضہ نہیں دینگے درست نہیں ہے ۔

ایک اور ترمیم فقرہ (۱) میں یہ آئی ہے کہ " قابض قدیم کو حذف کردو " ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب قابض قدیم کو انعام پٹہ کرنے سے کوئی معاوضہ نہیں دیا جاتا ہے تو انعامدار کو کیوں معاوضہ دیا جائے ۔ فقرہ (۱) میں قابض قدیم کے الفاظ اس لئے آئے ہیں کہ قابض قدیم کے نام پٹہ کیا جائے یا انعامدار کے نام پٹہ کیا جائے ۔ اس لئے قابض قدیم کے الفاظ آئے ہیں ۔ اسکو اس لئے حذف کرنا چاہتے ہیں کہ قابض قدیم کے قبضہ میں جو زمین ہے اس کا انعامدار کو کوئی معاوضہ نہیں ملا ۔ یہ صحیح نہیں کیونکہ قابض قدیم

بھی سالانہ زر مالگزاری انعامدار کو ادا کرتا ہے - انعامدار اوس سے استفادہ کرتا ہے - انضمام کی وجہ سے اب اسکو محروم کر رہے ہیں اس لئے معاوضہ دینا پڑرہا ہے - یہاں قابض قدیم کے الفاظ رہنا ضروری ہے اس لئے میں اس ترمیم کو قبول نہیں کرسکتا -

دوسری ترمیم بھی اسی طرح ہے - وہ بھی میں اس لئے قبول نہیں کر سکتا کہ فقرہ (۱) میں زر مالگزاری کے ۲۰ گنا چٹ رنٹ کے احکام ہیں اس کو ۱۰ گونا کرنے کیلئے ترمیم آئی ہے - یہ ۲۰ گونا کیوں رکھنا چاہئیے اسکے متعلق تفصیل سے بحث کیجا چکی ہے ۲۰ گونا رکھنا ضروری ہے اس لئے یہ ترمیم قبول نہیں کیجا سکتی -

فقرہ (۲) سطر (۴) میں دفعہ (۶) کا حوالہ ہے - دفعہ (۶) حذف کرنے کے لئے ترمیم پیش کی گئی ہے - یہ ترمیم بھی غیر ضروری ہے - قابض قدیم انعام کے پٹہ کی بابتہ معاوضہ کا سوال دفعہ ۶ (۱) میں ہے -....

مسٹر ڈپٹی اسپیکر :- وہ ترمیم موو نہیں ہوئی ہے -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- ایک دوسری ترمیم فقرہ (۳) کو حذف کرنے کے لئے آئی ہے - میں نے بھی فقرہ (۳) کو حذف کرنے کے لئے ترمیم پیش کی ہے - اس لئے میں اسکو منظور کرلیتا ہوں - اس فقرہ کے ذریعہ دفعہ کے بعد یہ شرط رکھی گئی ہے کہ اس دفعہ کے تحت کوئی انعامدار معاوضہ کا مستحق نہوگا اگر وہ اپنے انعام کو کلا یا جزآ کسی دستاویز کے ذریعہ خواہ وہ رجسٹری شدہ ہو یا غیر رجسٹر شدہ ہو منتقل کیا ہو - یہ منتقلی دوامی نوعیت کی ہو حالانکہ اس کا منشاء ایسا نہو - اگر انعامدار کسی انعام کو دوامی طور پر منتقل کیا ہے تو انعامدار کو معاوضہ نہیں دینا چاہئیے - ایسے انتقالات دو صورتوں سے خالی ہیں - یا تو انعامدار صرف قبضہ منتقل کردیتا ہے خواہ معاوضہ لیکر حق قبضہ بیع کرتا ہے یا پٹہ کے طور پر دیتا ہے - یا انعام کو منتقل کرتا ہے - اگر انعام کو منتقل کیا ہے تو انعامدار منتقل الیہ ہوجاتا ہے - باغ کو معاوضہ دینے کی بحث پیدا نہیں ہوتی - میرے خیال میں آپ کا منشاء منتقل الیہ کے خلاف نہیں ہے - آپ کے اور ہمارے خیالات میں اس بارے میں اختلاف نہیں ہے - البتہ قبضہ کے انتقال کی صورت میں آپ کے اور میرے خیال میں اختلاف ہو سکتا ہے - اگر قبضہ منتقل کیا ہے تو خواہ وہ قابض قدیم ہو یا محفوظ قولدار ہو قابض سالانہ زر مالگزاری انعامدار کو دیتا ہے - پٹہ دینے کے با وجود وہ انعامدار کو مالگزاری دیتا ہے - انعامات کے انضمام سے آپ یہ حق لے رہے ہیں - اسکی ذمہ داریوں میں اضافہ نہ کرتے ہوئے اس کے حقوق میں کمی نہ کرتے ہوئے یہ عمل کررہے ہیں - اس لئے قابض انعام کو معاوضہ نہ دینے کی جو ترمیم ہے وہ بے معنی ہوجاتی ہے -

شری گروا ریڈی :- انعامدار کو معاوضہ تو دیں لیکن قابض سے وصول نہ کریں -

شری کے - وی - رنگا ریڈی :- یہ دفعہ تو وہ نہیں ہے - قابض سے معاوضہ لیں یا نہ لیں یہ دفعہ اس سے متعلق نہیں ہے - یہاں سوال یہ ہے کہ انعامدار کو معاوضہ دیں یا نہ دیں -

دفعات ۶ - ۷ - ۸ قابض سے معاوضہ لینے کے بارے میں تھے - وہ منظور ہو چکے ہیں - دفعہ ۱۲ انعامدار کو معاوضہ دینے کے بارے میں ہے - اسکو چونکہ ہم محروم کر رہے ہیں اس لئے معاوضہ دینگے - اگر آپ کا یہ منشاء ہے کہ انعامدار نے محاصل کا حق بھی فروخت کیا ہے تو وہ منتقل الیہ انعام ہو جاتا ہے تو سابقہ جو معطی لہ انعام ہے اسکو کوئی معاوضہ نہیں ملتا . . . . .

شری اننت ریڈی :— کیا کوئی شخص انعام کو غیر شخص کے ہاتوں فروخت کرسکتا ہے ؟

شری کے - وی - رنگاریڈی :— اگر ایسا ہوا ہے تو ظاہر ہے کہ وہ خلاف ضابطہ عمل ہے اور وہ انعام ضبط ہوگا - اگر آپ ایسی منتقلی کو ثابت کریں تو انعامدار کو ایک کوڑی بھی نہیں دی جائے گی -

ایک ترمیم ۷۵ کی بجائے ۶۰ رکھنے کے لئے آئی ہے - اسکو بھی میں قبول نہیں کرتا جو ترمیمات میں نے قبول کی ہیں اور دفعات ۶ - ۷ - ۸ میں جو ترمیمات منظور کی گئی ہیں اس کے لحاظ سے زر مالگزاری کی بیسس پر پریمیم رکھا گیا ہے - اس لحاظ سے ہر جگہ زر مالگزاری رکھا گیا ہے -

مابقی جملہ ترمیمات نا منظور ہونی چاہئیں -

Mr. Deputy Speaker: I will not put Shri Raju's amendment to vote as the amendment has been accepted by the Member-in-charge with an amendment to it. The accepted amendment will read : "In line 3 of para (*ii*) for "seventy-five" substitute "sixty".

The next amendment also need not be put to vote, because another amendment moved by Shri Kondal Reddy to omit para (*iii*) has already been accepted by the Minister. In Shri K. Ananth Reddy's amendment also Parts (*b*) & (*c*) need not be put to note in the same reason. I shall put pa:t (*d*) to vote.

The question is :

"(*d*) That after para (*iii*), add the following proviso :—

"Provided that the total compensation payable to the Inamdar shall not exceed five thousand rupees".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 2 of para (*i*), omit "and Kabiz-e-Kadim".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 2 of para (*i*), omit "and 5".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That in line 2 of para (*i*), for "twenty" substitute "ten"

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

Mr. Deputy Speaker : I shall put to vote this amendment of Shri B. D. Deshpande as amended by Shri Gopal Rao : The question is:

"That after the clause, add the following proviso :-–

"Provided that no Inamdar shall be entitled to the compensation under this section; if he has transferred any of his inam or portion there of whether under a registered or unregistered instrument or not and the said transfer is in the nature of permanent alienation although not purporting to be so and such lands shall vest in the person who owned it immediately before the date of vesting".

The motion was negatived.

Mr. Deputy Speaker : The question is :

"That clause 12 as amended stand part of the Bill".

The motion was adopted.

Clause No. 12 as amended was added to the Bill.

The House then adjourned till Half Past Two of the Clock on Friday, the 3rd September, 1954.
